هذا شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء

الحمد لله والمنة كه درين ايام فرخنده پيام رسالهٔ نافعه احسنى مسمى به

فیضان علی پور

المعروف به

انوار تیراہ شریف

جسمین جناب حضرت زبدة العارفین قدوة السالکین جناب
حافظ حاجی سید مولوی جماعت علیشاہ حنفی نقشبندی
مجددی نوری کی خاندان تیراہی کے بزرگون کی کیفیت و
تواریخی حالات مندرج ہین اور نظم و نثر عجیب و غریب بھی
مرقوم ہین جس کے پڑھنے سے ایماندار کو لذت حاصل ہوگی آمین

از ترقیمات خادم الخدام فقیر محبوب احمد عرف
عاجز نیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری
حسب ایما الشر خواجہ احسن شاہ وار کشمیری نقشبندی
مجددی امرتسر کٹرہ مہاسنگھ کوچہ ڈگران متصل مسجد عیدلون مکان ۱۳۲۲

در مطبع خادم پنجاب پریس امرتسر بزیور طبع پوشید

قیمت مجلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیئاً للہ چون گدائے مستمند	المدد خواہسم ز شاہ نقشبند
ای نقشبند عالم نقشے مرا بہ بند	نقشم چنان بہ بند کہ گویند نقشبند
یا شاہ نقشبند بند کشا	مشکلے دارم از برائے خدا

بعد از حمد باریتعالےٰ و صلوٰۃ بر حبیب رب الاعلےٰ ناظرین اہل یقین پر لازم ہے کہ کوئی سخت مصیبت و مشکل آن پڑے تو اس شجرۂ طیبہ کو بہ ترکیب مفصلہ ذیل ۱۲ یا ۴۱ یا ۱۱ دن بوقت تہجد پڑہے۔ باخلوص دل عجز و اضطراری سے دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہو اور مشکل آسان ہو۔
پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو بعد ازان دو رکعت تہجد اون مین گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص ایک بار آیۃ الکرسی پڑہے۔ اور بعد ازان درود نجات ستر بار یا ہزارہ دو سو بار پڑہے اور استغفار ستر یا سو مرتبہ پڑہے۔ بعد ازآن یہہ شجرۂ طیبہ پڑہکر سجدہ مین تین بار یا ارحم الراحمین یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاٰخِرِیْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ حَبِیْبِکَ عَبْدِکَ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ وَبِحَقِّ ہٰذِہِ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ وَالْعُلَمَاءِ الْعِظَامِ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَانُ۔ +

یا مجدد الف ثانی کرمدد بہر خدا
نعمت دارین حق سے جلد تر مجھکو دلا

الملتمس
فقیر محبوب احمد المعروف عاجز نقشبندی غفر اللہ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الرؤف الرحیم

سپاس بیقیاس اوس واحد مطلق و موجود حقیقی کو جسنے بیشمار انبیاء و اولیاء کو مخلوق کی رہنمائی کے واسطے متواتر ارسال فرمایا۔ اور صلوات طیبات بیحد و تسلیمات بیعد اوس ذات مقدس و مطہر حبیب پاک صاحب لولاک سیدنا و شفیعنا و مولانا و ناصرنا حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الاعظیم پر جنکی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت کی مہر لگ گئی۔ اور اونکے آل اطہار و اصحاب اخیار پر جنکی ہمت و وسیلہ سے انوار الٰہی و برکات نبوی اس امت مرحومہ مغفورہ تک پہونچے۔

اما بعد اس عاجز ننگ درگاہ اہل طریقت کے دل میں عرصہ بعید سے ارادہ تھا کہ کوئی شجرہ طیبہ ایسا تیار ہوجاوے کہ نظم بھی ہو۔ اور نثر بھی ہو۔ اور ضروری حالات تواریخی بھی ہوں سو خدا کے فضل و کرم سے یہ شجرہ متبرکہ ہر ایک مقصد حاصل کرنیکے لیئے از بس مفید ہے پہلے عربی دو شجری پھر اردو نظم پھر ایک شجرہ معہ شرح لکھا جاتا ہے۔ ناظرین اہل یقین و معتقدین صوفیہ کرام پر لازم ہے کہ اس شجرہ کو بعد از نماز تہجد یا صبح کے نماز کی بعد معہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور ہی پڑھ لیا کریں ہر اک مقصد کے لیئے نافع ہے۔

عربی شجرہ نمبر ۱

اللھم انا نسئلک فضلاً عظیماً و عفواً کریماً و نصراً عزیزاً و فتحاً مبیناً بحرمتہ سیدنا محمد مصطفی اے خداوندا ہم تجھسے مانگتے ہیں بڑا فضل اور نیک معافی اور نصرت با عزت اور فتح نمایاں بحق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اللھم نجنا مما نخاف فی الدارین بحرمتہ سیدنا ابوبکرن الصدیق رضی اللہ عنہ اے خداوندا ہمکو دو جہان میں نجات دے ہر ایک ایسی چیز سے جس سے ہم ڈرتے ہیں بحق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ بِحُرْمَتِہٖ سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰھُمَّ خَتِمْ
اے خداوند ہمکو پناہ دے نار دوزخ سے بحق سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمارا خاتمہ

لَنَا عَلَی الْاِیْمَانِ بِحُرْمَتِہٖ حضرت قاسم رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
ایمان پر کردے بحق حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ایخداوند ہمکو سیدہی راہ

الْمُسْتَقِیْمَ بِحُرْمَتِہٖ سیدنا جعفر الصادق رضی اللہ عَنْہُ - اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنْ
محکم و ثابت قدم رکھ بحق حضرت جعفر صادق رضی اللہ عَنْہُ ایخداوند ہمکو پناہ دے

خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ بِحُرْمَتِہٖ حضرت سلطان العارفین بایزید
دنیا کی ذلت اور عقبیٰ کے عذاب سے بحق حضرت بایزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ بِحُرْمَتِہٖ حضرت
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو اپنے معرفت کے نور سے منور کر بحق حضرت

ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَاجَاتِنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہماری حاجتیں پوری کر بحق حضرت

ابو علی رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
ابو علی رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے سب گناہ بخشدے بحق

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت عبد
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے عیبوں کو پردہ کر بحق عبد الخالق

الخالق رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت
رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے سینوں کو کھول دے بحق حضرت

محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا بِحُرْمَتِہٖ حضرت محمود
محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارے دلوں کو پاک کر بحق محمود

رحمۃ اللہ علیہ - اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ بِحُرْمَتِہٖ
رحمۃ اللہ علیہ ایخداوند ہمارا سوال تجھ سے عفو اور عافیت کا ہے۔ بحق حضرت

حضرت عزیزان علی رحمۃ اللہ علیہ +
خواجہ عزیزان علی رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِی اَنْفُسِنَا صَغِیْراً وَ فِی اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْراً بِحُرْمَةِ حضرت بابا

اے خداوند کر ہمکو ہمارے دلوں میں چھوٹا اور لوگوں کی آنکھوں مین بڑا بحق حضرت بابا

سماسی رحمة اللہ علیہ۔ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا بِحُرْمَةِ حضرت

سماسی رحمتہ اللہ علیہ۔ ایخداوند ہمکو پہونچا ہمارے مقصدون تک بحق

میر کلال رحمة اللہ علیہ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا

میر کلال رحمتہ اللہ علیہ۔ اے خداوند نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے کے

بِعَذَابِکَ بِحُرْمَةِ خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمة اللہ علیہ

اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے بحق حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا فِی مُھِمَّاتِنَا بِحُرْمَةِ حضرت علاؤ الدین عطار رحمة اللہ علیہ۔

ایخداوند ہمارے مہمات مین کفایت کر بحق حضرت علاؤ الدین رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا بِحُرْمَةِ حضرت یعقوب رحمة اللہ علیہ

اے خداوند ہماری عاقبت نیک کر بحق حضرت یعقوب رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا نَسِیْنَا وَ اَخْطَأْنَا بِحُرْمَةِ حضرت عُبَیْد اللہ رحمة اللہ علیہ

اے خداوند نہ پکڑ ہمکو ساتھ ہمارے بھول چوک کے بحق حضرت عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا فِی اُمُوْرِنَا بِحُرْمَةِ حضرت محمد زاہد رحمة اللہ علیہ

اے خداوند مدد کر ہماری بیچ کامون کے بحق حضرت محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ حَلِّلْ مُشْکِلَاتِنَا بِحُرْمَةِ حضرت درویش محمد رحمة اللہ علیہ

اے خداوند ہماری مشکلین آسان کر بحق حضرت درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ بِحُرْمَةِ حضرت محمد مقتدا رحمة اللہ علیہ

اے خداوند موت کی سختی ہم پر آسان کر بحق محمد مقتدا رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ سَھِّلْ عَلَیْنَا عُسْرَنَا بِحُرْمَةِ حضرت عبد الباقی رحمة اللہ علیہ

اے خداوند ہماری سختیان ہم پر آسان کر بحق حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُوْراً وَ فِی رُوْحِی نُوْراً وَ فِی عَیْنِی نُوْراً وَ اجْعَلْنِی نُوْراً

ایخداوند پیدا کر میری دل مین نور اور میری روح مین نور اور میری آنکھ مین نور اور کر دے مجھ ہی کو نور

بحرمۃ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم

حضرت شیخ احمد فاروقی کابلی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ ایخداوند

اجعلنا من لدنک سلطانا نصیرا بحرمۃ حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

کر ہمکو اپنی طرف سے سلطان منصور بحق حضرت محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

اللّٰھم بارک لنا فی الرزق والاموال والاولاد بحرمتہ حضرت محمد

ایخداوند ہمارے مال و اولاد و رزق مین برکت کر بحق حضرت محمد

حجۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم افتح لنا ابواب فضلک ورحمتک

حجتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند کھولدے ہمارے واسطے دروازے اپنی فضل و

بحرمتہ حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم اجعلنا عندک عزیزا

رحمت کے بحق حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند کر ہمکو اپنے نزدیک غالب

منصورا بحرمۃ حضرت محمد قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم

ونصرت یافتہ بحق حضرت محمد قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند

احینا علی الاسلام وامتنا علی الایمان بحرمۃ حضرت حافظ جمال

زندہ رکھ ہمکو اسلام پر اور مار ہمکو ساتھ ایمان کے بحق حضرت حافظ جمال

اللہ رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم توفنا مع الابرار والحقنا بالصالحین

اللہ رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند مار ہمکو ساتھ بزرگون کے اور ملادے صالحین

بحرمۃ حضرت محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا بحرمۃ

کے ساتھ بحق حضرت محمد عیسٰے رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند بخشدے ہمارے زندون اور مردون کو

حضرت محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم تجاوز عن سیاتنا بحرمۃ

بحق محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند درگذر کر ہماری برائیون سے

حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم ارزقنا حبک وحب

بحق حضرت نور محمد رحمتہ اللہ علیہ - اے خداوند عطا کر ہمکو اپنے

حبیبک بحرمۃ حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ - اللّٰھم اجعلنا

محبت اور اپنے حبیب پاک کی محبت بحق حضرت فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ - ایخداوند بنا ہمکو

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا بِحُرْمَةِ هَادِيْنَا مُرْشِدِنَا وَمَخْدُوْمِنَا حضرت سید حافظ حاجی متقیون کا امام بحق حضرت پیر و مرشد و مخدوم بندہ جناب حافظ حاجی
جماعت علیشاہ علی پوری اَدَامَ اللّٰہُ ظِلَالَہٗ عَلَی الْمُسْتَرْشِدِیْنَ وَفُیُوْضَانَہٗ سید جماعت علیشاہ صاحب علی پوری خدا ہمیشہ رکھے سایہ اونکا سب مریدون پر اور فیضان
عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ آمین !!! آمین !!! آمین !!! بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ❋ اونکا سب مسلمانون پر ـ خدایا قبول کر ـ قبول کر ـ قبول کر ساتھ اپنی رحمت کاملہ کے ـ ❋

سبحان اللہ ـ سبحان اللہ شجرہ کیا ہے گویا قران و حدیث کی دعاؤن کا لب لباب اور تمام ادعیہ ماثورہ کا عطر ہے ـ کون ہے جو اسکو پڑھے اور اپنے مقاصد و مرادات کو پہونچے جسنے اس شجرہ مقبولہ ومتبرکہ کو پڑھا اوسنے گویا تمام دعائین پڑھ لین کیونکہ ہر اک دعا جو انسانی ضروریات کے متعلق ہے اس شجرہ طیبہ مین موجود ہے ـ ہمارے دوستون کو جب کوئی مصیبت و مشکل درپیش آوے ـ تو شجرہ مذکور کا ورد رکھین ۴۱ یا ۲۱ روز کے اندر مشکل حل ہوگی بشرطیکہ صدق دل و خلوص و حضور قلب سے پڑھے اور دل و زبان کو پاک رکھے ـ اگر شجرہ مذکور کے بعد یہہ دوسرا شجرہ بھی پڑھ لیا کرین تو کیا ہی خوب ہے ـ ❋

شجرہ عربی نمبر ۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا ابوبکر صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا سلمان صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا قاسم صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا جعفر الصادق صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا بایزید صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا ابوالحسن صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا ابوعلی صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا ابویوسف صاحب ـ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

علی محمد وسیدنا عبد الخالق صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے سیدنا محمد و سیدنا محمد عارف صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا محمود صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عزیزان علی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا سماسی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا علاؤ الدین صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا یعقوب صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عُبید اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا زاہد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا درویش محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا محمد مقتدا صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا عبد الباقی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا شیخ احمد فاروقی صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد معصوم صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا محمد حجۃ اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا محمد زبیر صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا قطب الدین صاحب اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا حافظ جمال اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا محمد عیسٰے صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا فیض اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا نور محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا فقیر محمد صاحب اللّٰھم صل وسلم علے محمد وسیدنا وھادینا ومرشدنا ومخدومنا حافظ سید حاجی جماعت علیشاہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علے حبیبک وخلیلک ونبیک ورسولک محمد وعلے آلہ واصحابہ وخدامہ و علماء اُمتہ وصل وسلم علے جمیع الانبیاء والمرسلین وعلے عبادک الصالحین

واھل طاعتک اجمعین ورحمنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین ✢

شجرہ طیبہ اردو نظم نمبر ۱

ہے سدا حمد و ثنا رب العلے کیواسطے
اور درود بے عدد صاحب لوا کیواسطے

یاالٰہی تجھپہ ہون قربان جسم و جان و دل
اور میری روح و روان تیری رضا کیواسطے

گرچہ ہون جرم و گنہ مین بے نظیر و بیمثال
پر تیری رحمت تو ہے اہل خطا کیواسطے

دل ہو نالان چشم گریان مصطفے کیواسطے
اور صدیق رفیق بیریا کے واسطے

در تیری کی جبہ سائی ہو میری ہر دم نصیب
حضرت سلمان فارس باہدا کیواسطے

خاک طیبہ ہو میرا جزو بدن تا روز حشر
قاسم اسرار حق ذوالالتقا کیواسطے

دل پہ میری تیر عشق احمدی ہر دم لگے
سید السادات جعفر مقتدا کیواسطے

سامنے میری ہو وقت نزع روئے مصطفے
بایزید و بوالحسن اہل صفا کیواسطے

شر شیطان سے سلامت رکھے مجھکو میرے خدا
بو علی فارمدی بحر عطا کیواسطے

درد و غم رنج و الم اور یاس حرمان و محن
دور ہون مجھسے میری یوسف اتقا کیواسطے

عرش کے سایہ مین روز حشر ہو میرا مقام
عبد خالق خواجہ عارف پیشوا کیواسطے

دے عذاب قبر سے مجھکو نجات اے ذوالکرم
خواجہ محمود و عزیز اولیا کیواسطے

بہر بابائی سماسی ہو وصال احمدی
اور جناب میر صاحب رہنما کیواسطے

دل میں تیرا عشق ہو اور چشم تیرے منتظر
اوس بخارائی شہ مشکل کشا کیواسطے

آتش عشق نبی سے سوختہ ہو جان و دل
خواجہ عطار صاحب باصفا کیواسطے

دم بدم ہو ذوق و شوق ذکر ذات ذوالجلال
خواجہ یعقوب مقبول خدا کیواسطے

لحد مین ہون حضرت احمد ہمارے دستگیر
اوس عبید اللہ محبوب خدا کیواسطے

پار کر کشتی ہماری تو ہی اپنے فضل سے
خواجہ زاہد امام اصفیا کیواسطے

میرے دل مین حب درویشان حق دائم رہے
خواجہ درویش محمد بیریا کیواسطے

جملہ احباب و اقارب والدین و اہل دین
بخشدے سب کو محمد باوفا کیواسطے

دل مین ترک ماسوا ہو اور ہووے شرح صدر
جمد باقی خواجہ بیرہا کیواسطے

ظلمت غفلت عدم ہو نورِ عرفان ہو فزون ‌ | شیخ احمد جامیٔ شاہ و گدا کے واسطے
نفس شیطان کی شرارت سے مجھے محفوظ رکھ ‌ | خواجہ معصوم خلیل کبریا کیواسطے
مشکلین آسان ہون ہر غم سے ہوجائے نجات ‌ | حجۃ اللہ صاحب نور و ضیا کیواسطے
سرو بستانِ رسالت خواجہ حضرت زبیر ‌ | اشرف حیدر حسین مرتضےٰ کیواسطے
جنت فردوس مین دیجو دکھا اپنا جمال ‌ | سیدِ عیسےٰ ولی حق نما کیواسطے
منبع انوارِ احمد مظہرِ فیض اللہ ‌ | خواجۂ نورِ محمد مجتبےٰ کے واسطے
تاج بخشِ عارفان و فخر سلطان و فقیر ‌ | اُس لِھٰذائی شہِ مشکل کُشا کیواسطے
مین بھی ہون شامل جماعت مین علی کی یا خدا ‌ | ہین وہ زادِ عاقبت مجھ بینوا کیواسطے
ہو نظر رحمت کی اس عاجز پہ خیر الراحمین ‌ | رحمۃ للعٰلمین خیر الورا ہی کیواسطے

شجرہ طیبہ اردو دوم مع شرح

(۱) حمد ہے سب خالق ارض و سما کیواسطے ✣ اور ہو صلواۃ بیحد مصطفٰے کیواسطے

فائدہ ۔ انسان کے لئے سب سے مقدم کام خدا کی حمد کرنا ہے۔ کیونکہ خدا نے جبکہ بندہ کیواسطے ہر طرح کی نعمتین ظاہری و باطنی روحانی جسمانی ادنیٰ اعلےٰ بلا محنت محض اپنی فضل و کرم سے پیدا فرمائے ہیں تو اُسکی حمد نہ کیجاوے تو کس کی کیجاوے۔ وہ ایسا رحیم و کریم ہے کہ بے سوال بے عبادت بے محنت بے اُجرت بحالت کمال جرم و خطا اپنے بندون کی ضرورتون کو پورا کر دیتا ہے۔ اوسکی طرف سے بعض وقت جو حادثات نادرہ وقوع میں آتی ہیں وہ بھی اوس ارحم الراحمین کی عین مرحمت کا نشان ہے۔ کیونکہ ہر ایک درد دکھ بیمار ی سے کئے گئے۔ گناہ دور ہو جاتے ہین اور مُفت مین نیکیان ملتے ہین۔ غرضکہ ہر حال مین الحمد للہ والشکر للہ کہنا چاہئے۔ چنانچہ یہی علامت بہشتون کی ہے۔ جیسا کہ حدیث مین آیا ہے۔ اَوَّلُ مَنْ یُدْعیٰ اِلَی الْجَنَّۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ کذا فی المشکواۃ ۔ یعنے اوّل جنت مین وہ لوگ جاوینگے جو خوشی غمی مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہین۔ اور صلوا کے صفات حسنہ کی تعریف یا اہل اللہ کے احسان و انعام کا

تعریف بھی خدا کی ہی تعریف ہے۔ بلکہ اونکی تعریف وشکریہ نکرنی گویا ایک قسم کی ناشکری ہو۔ حدیث مین ہے۔
مَن لَم یَحمَدِ النّاسَ لَم یَحمَدِ اللّٰہ ۔ مَن لَم یَشکُرِ النّاس لَم یَشکُرِ اللّٰہِ ط یعنے جسنے بندون کی تعریف
وشکریہ نکیا اوسنے گویا خدا کا شکریہ نہ کیا۔ البتہ فاسقون۔ فاجرون دنیا پرستون کی تعریف منع ہو۔ پس
جبکہ حمد الٰہی بہر حال مقدم ہوئی تو اوسکے حبیب پاک سرور عالم فخر انبیا و خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی
درود شریف بھیجنا از حد ضروری ہے کیونکہ یہہ بھی ایک قسم کی حمد وشکر ہے۔ وجہہ یہ کہ خدا نے اس امت
کو کل نعمتون سے بڑھکر وجود باجود مسعود رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت عمدہ نعمت عظیمہ بخشی
ہے۔ اور پیغمبر بھی کیا جسکی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اور فرشتے بھی اور جملہ اہل ایمان بھی اس پر درود
شریف دمبدم ہر لحظہ بھیجتے ہین۔ اور اسی پیغمبر کی شان ہے کہ جب آپکا نامِ پاک لیا جاوے تو ایمان دار پر
لازم ہے کہ درود پڑھے اور اگر آپکا ذکر مبارک کہکر کوئی شخص درود شریف نہ پڑھے تو اوسکے واسطے سخت
وعید ہے یعنی دوزخی ہی بخیل ہے۔ شقی ہے ظالم ہے۔ جیسا کہ احادیث مین آیا ہے۔ اور جس دعا کی اول آخر
نہ درود پڑھا جاوے تو وہ دعا معلق رہتی ہے۔ اور صدہا حدیثون مین فضیلت آئی۔ عَن اَبی طلحۃَ ان
رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشراے ترا فی وجھہ فقال اِنَّہُ
جاءنی جبرئیل فقال اما ترضیٰ یا محمد ان لا یُصلّی علیکَ احدٌ من اُمّتکَ الّا صلیت
علیہ عشراً ولا یُسلم علیک احدٌ من امتک الا سلمتُ علیہ عشراً کذا فی المشکواۃ
باب الصلواۃ علے النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلّم۔ یعنے ایک دن حضرت شفیعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبرائیل اور کہا کہ پاک پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تو یا محمد ابھی راضی نہیں اسپر کہ
جو شخص تیری امت سے ایک بار درود یا سلام بھیجے تو میں اوس تیری امتی پر رحمت دس بار بھیجونگا۔
اللّٰھم صل وسلم علیٰ سیدنا محمدٍ وعلے آلہ وصحبہ وازواجیہ وبناتہ اجمعین

(۲) فضل و رحمت کے بھروسہ پر تیری مولیٰ اکرم + ہاتھ اپنا مین اوٹھاتا ہون دعا کیواسطے

فایدہ۔ ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ خدا کی فضل و رحمت پر امید کامل رکھے کیونکہ ایک تو خدا کی رحمت سے
ناامید ہونا کفر ہے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ۔ ولا تایئس من روح اللّٰہ الا القوم
الفٰسقون ۔ یعنے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو کیونکہ رحمت سے تو فاسقین کافرین ناامید ہین۔ اور بغیر

فضل ورحمت کی ہرگز خلاصی نہیں۔ خواہ کوئی ہو۔ خداوند کریم فرماتے ہین۔ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَکُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ + یعنے خدا سے سوال کرو فضل اسکو کی اور اگر خدا کا تمپر فضل نہوتا اور اوسکی رحمت تو البتہ تم ہوتے نقصان پانیوالی۔ حدیث مین ہے۔ وَ اسْئَلُوا اللّٰہِ الْغَفُوْر رواہ الترمذی یعنے خدا سے عفو کا سوال کرو جیسا کہ خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اور اسکی ترغیب دی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی دِیْنِنَا وَ دُنْیَانَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اور دعا مانگنا ایماندار کا خاصہ ہے۔ اور خدا کیطرف سے اوسکی قبولیت کا وعدہ ہے۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اور دعا کا قبول ہونا تو مسلم ہے۔ صرف یہ بات یاد رکھنا لازمی ہے کہ حدیث مین آیا ہے۔ اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَضَاءَ رواہ ابن ماجہ وغیرہ۔ یعنے دعا قضا کو رد کرتی ہے۔ ہان جو دعائین قبول ہون اونکا عمدہ بدلہ واجر قیامت مین ملیگا۔ +

(۳) دل سیاہ لیکے ہون حاضر مین تیری درگاہ مین + کر منور نور سے ذات بقا کیواسطے

فائدہ۔ انسان کے اعمال کی اصلی بنا و مخزن دل ہے۔ اگر دل صحیح وسالم ہے تو جملہ اعضا ظاہری و باطنی صحیح وسالم ہین۔ ورنہ برعکس۔ اسواسطے خدا تعالے فرماتا ہے۔ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط یعنے مال و اولاد کسیکو نفع نہ دینگے۔ مگر جسکا دل خدا کے پاس صحیح سالم پہونچا۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا ط یعنے نہ اطاعت کرو اوس شخص کی جسکا دل ہماری یاد سے غافل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَتِ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَتِ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ رواہ الترمذی یعنے انسان کے جسم مین ایک ٹکڑہ ہے گوشت کا۔ اگر وہ مرض گناہ سے تندرست وسلامت ہے تو سارا ہی جسم سالم ہے۔ اگر وہ ٹکڑہ ناقص فاسد غیر صحیح ہے تو تمام بدن ایسا ہی۔ وہ ٹکڑہ دل کا ہی۔ پس اسکا صاف پاک کرنا فرض ہے۔ اور یہ سوائے ذکر کے پاک صاف نہین ہوتا۔ حدیث مین آیا ہے۔ لِکُلِّ شَیْءٍ مَصْقَلَۃٌ وَمَصْقَلَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ (حصن حصین) +

(۴) تیری رحمت سے تو کم ہین میرے عصیان ای غفور + بخشدے حضرت محمد مصطفے کیواسطے

فائدہ - خدا کی رحمت فراخ تر ہے چنانچہ فرماتا ہے پاک پروردگار - اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ
یعنے تحقیق میری رحمت وسیع ہے ہر ایک چیز سے - حدیث شریف مین ہے - اِنَّ لِلّٰہِ مِائَةَ رَحْمَةٍ
اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا
يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا يَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ
تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رواہ البخاری و
فِیْ رِوَایَةٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ رواہ المسلم -
یعنے خدا کی رحمت کے سو حصے ہیں - ایک رحمت تو اُسنے دنیا مین بھیجی ہے - جسکی باعث کُل جاندار (جسمین
جن و انسان بھی ہین) آپسمین محبت و شفقت و اُنس و اتحاد و ہمدردی کرتے ہین اور باقی ننانوین حصے روز
محشر مین عنایت فرماوینگے جس سے اپنے بندون پر طرح طرح کی رحمت و مغفرت کے خزانے تقسیم کرینگے - اسیواسطے
رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے خواہ کتنا ہی گنہگار ہو - اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک بھی رحمت
ہے - وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اسیواسطے حضور علیہ السلام کا وسیلہ پیش کیا
گیا ہے - کیونکہ وسیلہ پیش کرکے دعا مانگنا ایک تو سنت انبیاء علیہم السلام ہے - دوسرا دعا جلدی
قبول ہوتی ہے - وجہ قبولیت ظاہر ہے کہ خدا کے دوستون کا محبتہً ذکر کیا جاوے اور اُنکی سوانح عمریان پڑہی
جاوین تو خدا راضی ہوتا ہے - اگر کوئی دشمنانِ حق کا ذکر کرے محبتہً تو سخت ناراض ہوتا ہے - چنانچہ زوال کے
نماز بھی برینوجہ ممنوع ہے - اور ہمارے خاندان سولیہ صدیقیہ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم کا آغاز بھی آپکے نام
پاک سے ہے - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا توریت مین **محمد** نام اور انجیل مین **احمد** ہے - اور زمین پر
آپ محمد کے نام سے مشہور اور آسمانون مین احمد کے نام سے معروف ہین - کنیت مبارک جناب کی ابوالقاسم
تھے - تمام انبیاء کرام کے آپ سردار و امام ہین - خدا نے آپکو اپنا حبیب بنایا - اسمین ایک عمدہ رمز یا اشارہ
ہے - وہ یہہ کہ محب اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کو بہرحال بہتر و مقدم سمجھتا ہے - اور محبوب کو اپنے محب کے کل
اشیاء پر تصرف و اختیار ہوتا ہے - مگر مُوَدَّةً و مُحَبَّةً نہ جبراً و اکراہاً یہی وجہ ہے کہ کوئی
حضرت کلیم اللہ کے نام سے کوئی خلیل اللہ کے لقب سے کوئی صاحب روح اللہ کے عرف سے مشہور ہوئے
لیکن حبیب اللہ کا لقب سوائے ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے اور کسیکو نہ ملا -
یہی وجہ ہے کہ کل موجودات مخلوقات حضرت ہی کے نور سے پیدا ہوئی - چنانچہ اسکی بحث رسالہ ظہور خلیق

مین ہمنے درج کی ہے۔ آپ تمام مخلوقات مین اکرم واشرف واحسن ہین۔ پہلے سب کے آپ ہی قبر سے تشریف لاوینگے اور آپ ہی شفاعت فرماوینگے۔ اور آپ ہی دروازہ جنت کا کھلوادینگے اور ہر ایک خلق حسن وصفت جمیلہ سے آپ ہی موصوف ہین۔ آپ ابتداہی عرب مین امین کے لقب اور صادق کے صفت سے ضرب المثل تھے۔ آپ پہلے پہل کوہ حرا کی غار مین شغل بحق رہتے تھے۔ بعد از چالیس برس آپ کو نبوۃ عطا ہوئی۔ اور نبوۃ بھی ایسی کہ آپ کی نبوۃ کے بعد کسی قسم کا نہ نبوۃ رہی نہ کسی قسم کا نبی ورسول ہوگا اگر کسی کو آپکے بعد دعوے نبوۃ ہے تو وہ دجال کا خلیفہ ہے۔ آپ ہی کا دین قیامت تک رہیگا۔ آپ ہی کی دین کی نیابت نے خدمت کے لئے حضرت عیسے ابن مریم علیہ السلام جیسے مقدس بزرگ آوینگے۔ آپ ہی کی دین مین جہاد دینی سب عبادتون سے افضل واعلے عبادت ہے۔ آپ ہی کی اولاد امجاد قیامت تک رہیگی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام آپ ہی کی اولاد سے ہونگے۔ بموجب اقوال کثیرہ معتبرہ آپ ہی کو خدانے بجسدہ العنصری آسمانون کی سیر کرائی۔ بموجب ارشادات اہل علم آپکو ۲۷ یا ۲۵ معراج ہوئے۔ جنمین سے ایک تو ۲۷ رات ماہ رجب کو آپ اسی جسم اقدس اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے اور باقی معراج روحانی ہوئے۔ معجزات آپ سے جو وقوع مین آئے اونکی گنتی تو ہزارون سے بڑھکر ہے مگر مختصر طور پر کتاب کلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین مین درج ہین۔ غرضکہ شجرہ طیبہ آپ سے شروع ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۳ سال۔ وفات شریف ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مین ہوئی۔ روضہ مطہر مدینہ منورہ مین دیکھو۔ مادہ تاریخی نقط ھو ۱۱ھ

(۵) ہو عطا باغ صداقت سے مجھے بوئے یقین ✤ حضرت صدیق اکبر باوفا کیواسطے

فائدہ۔ یہہ شجرہ طیبہ نقشبندیہ خلیفہ اول وزیر اعلے امام الصادقین رفیق برتر حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہے۔ آپکو جو مراتب ومدارج خدانے عنایت فرمائی ہین۔ دوسرے صحابہ کرام کو بہت ہی کم عطا ہوئے ہین۔ چنانچہ ایک تو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے۔ دوسرا آپکے بیٹی حضرت صدیقہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا منکوحہ تہی حضرت علیہ السلام کی۔ تیسرا آپ خلیفہ اول ہین۔ علاوہ ازین صدہا آیات واحادیث آپ کی افضیلت پر دال ہین۔ چنانچہ فرمایا آپنے۔ لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ جَمِیْعِ اُمَّتِیْ لَرَجَحَ۔ یعنے اگر حضرت ابوبکر کا ایمان تمام امت محمدیہ کی

ایمان کے ساتھ وزن کیا جاوے تو ابوبکر ہی کا ایمان غالب ہوگا۔ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں لکھی ہے
اِنَّ اللہ تعالیٰ ثلثمائۃ وستین خُلقاً من لقیہ بخُلُقٍ منہا مع التوحید دخل
الجنۃ قال ابوبکر ھل فِیَّ منہا قال کلھا فیک یا ابابکر واحبھا السخاء
الی اللہ یعنے خدا کے اخلاق عظیمہ تین سو ساٹھ ہیں جس مومن میں ایک خلق اون اخلاق میں سے ہوگا
وہ داخل جنت ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ کیا مجھ میں بھی کوئی خلق اون اخلاق میں سے موجود ہے
تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھ میں تو سب اخلاق اللہ ہیں۔ واخرج ابن ابی الدنیا
فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن
شعبان بن یسار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلث
مائۃ وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبدٍ خیراً جعل فیہ خصلۃ منہا
یدخل الجنۃ بہا قال ابوبکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افِیَّ منہا
شیء قال نعم جمعاً من کل واخرج ابن عساکر من طریق اُخریٰ عن صدقۃ
القرشی عن رجلٍ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر
ثلث مائۃ وستون خصلۃ الحدیث یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک
اور بہتر تین سو ساٹھ ۳۶۰ خصلتیں ہیں جس وقت پاک پروردگار کسی شخص کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے
یعنے اوسکو بہتر بنانا چاہتا ہے تو اون تین سو ساٹھ ۳۶۰ خصلتوں میں سے ایک خصلت اوس بندہ میں
پیدا کر ڈالتا ہے۔ پس اوس خصلت کی سبب اوسکو داخل جنت کر دیتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے یا نہیں تو فرمایا حضور علیہ السلام نے تجھ میں
تو سب خصائل نیک موجود ہیں۔ حضرت شیخ مخدوم شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اپنے
عوارف شریف میں یہہ حدیث لکھی ہے۔ ما صبّ اللہ فی صدری شیئاً الّا و
قد صببتہ فی صدر ابی بکر۔ یعنے جو فیض و نور خدا نے میرے سینہ میں ڈالدیا ہے
یعنے حضرت ابوبکر کے سینہ میں ڈالدیا ہے۔ ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو
باب الصلوٰۃ پر سے پکارینگے اس طرف آؤ۔ نمازی کو باب الجہاد پر سے پکارینگے ادہر آؤ۔ زکوٰۃ
خیرات والے کو باب الصدقہ پر سے آواز دینگے۔ روزہ دار کو باب الصیام پر سے بلاوینگے۔ غرضکہ

ہر ایک نیکی کا دروازہ جدا جدا ہوگا تو اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جسکو سب دروازون سے آوازین دینگے کہ ادہر آؤ ادہر آؤ۔ تو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نَعَم وَ اَرجُوا اَن تَکُونَ مِنھُم یَا اَبَا بَکرٍ رواہ البخاری و الترمذی۔ یعنے ہان ایسے بھی لوگ ہونگے اور مین امید کرتا ہون کہ تو اون مین سے ہوگا اے ابوبکر۔ ایک حدیث مین یون ہے لَا یَنبَغِی لِقَومٍ فِیھِم اَبُوبَکرٍ اَن یَّؤُمَّھُم غَیرُہٗ۔ رواہ الترمذی۔ یعنے کسی قوم کو یہہ حق نہین کہ ابوبکر کی موجودگی مین کسی اور شخص کو امام بناوے سوائے ابوبکر کے۔ بلکہ آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) موجودگی مین بھی شرف امامت حضرت صدیق اکبر کو ملا ہے نہ کسی غیر کو یعنے جسوقت حضور علیہ السلام سخت علیل ہوئے اور امامت مین قیام کی طاقت نہ تھی تو لوگوں کو فرمایا۔ مُرُوا اَبَابَکرٍ فَلیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ رواہ الترمذی۔ یعنے ابوبکر کو کہو میری جگہہ جماعت کرائے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ جمیع صحابہ کرام مین سے افضل و اکمل و اعلے ہین۔ لہذا اونکا طریقہ بھی افضل الطریق و اقرب الی اللہ ہے۔ خدا سب کو یہی طریقہ نصیب کرے۔ آمین۔ وفات شریف آپکی شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ مزار شریف آپ کا مدینہ منورہ۔ عمر شریف آپکی ۶۳ سال۔ تاریخی مادہ۔ احد ۱۳

(۶) آفتِ دارین سے محفوظ و سالم رکھ مجھے + فارسی سلمان دافع ہر بلا کیواسطے

فائدہ۔ مصرع ثانی مین حرف (ہر) زائد ہے۔ آپکا اسم شریف سلمان اور کنیت آپکی ابو عبد اللہ اصلی وطن آبائی اصفہان ہے۔ آپ شاہزادہ فارس ہین۔ اپنے باپ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت سنکر مدتون سفر کرتے کرتے مدینہ منورہ پہونچے اور اسلام قبول کیا۔ آپ کی زبان فارسی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن سلمان کے منہہ مین ڈالدیا تو آپ کی زبان عربی ہوگئی یعنے عربی سمجھنے لگ گئی۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ نہایت خلوص و محبت تھا۔ یہانتک فرمایا حضور علیہ السلام نے سَلمَانُ مِنَّا اَھلَ البَیتِ .:. مَن اَحَبَّ السَّلمَانَ فَقَد اَحَبَّنِی۔ یعنے سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہل بیت سے ہے۔ جو شخص اوسکو دوست رکہے اوسنے مجھکو دوست رکھا + اکمال میں ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے حضرت عیسے علیہ السلام کی وصی زربت بن برشلا کی ملاقات کی ہے۔ حضرات القدس مین ہے کہ ۳۵۰ برس آپکی عمر تھی۔ شہر مدائین مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت علی رضی اللہ نے

اوسی رات کو مداین جاکر خود سلمان کو غسل دیا۔ بقول صحیح تاریخ ۱۰۔ ماہ رجب ۳۶ھ یا ۳۳ھ مین انتقال کیا۔ مقبرہ آپکا شہر مدائن۔ عمر آپکی بقول صحیح ۲۵۰ رہی ہے۔ مادۂ تاریخ پاکباز ۳۳ھ ہے۔ فیض باطنی سلمان کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا۔ +

(۷) گر میری قسمت مین یارب نعمتین فردوس کی + قاسم عرفان ولی صاحب رضا کیواسطے

فایدہ۔ حدیث مین آیا ہے۔ اِذَا سَئَلْتُمُ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ الْفِرْدَوسَ۔ یعنے خدا سے ہمیشہ جنت جنت فردوس مانگا کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا۔ آپ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ مدینہ سے ہین۔ جملہ علم شریعت وطریقت مین بے نظیر ہین۔ وفات شریف آپکی ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۸ھ عمر شریف آپکی بقول اہل تحقیق ۱۰۸ سال ہے۔ اور مزار شریف مدینہ طیبہ مادہ تاریخ۔ حق ۱۰۸ھ ہے۔ +

(۸) مثل آئینہ ہو سینہ نور وحدت سے تیری + جعفر صادق امام اصفیا کیواسطے

فایدہ۔ عاشق صادق عارف حق امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم آپ مشائخین مین مقتدا ہین اور عارفین کاملین مین پیشوا تھے۔ کنیت ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل آپ کی ہے۔ لقب آپ کا صادق ہے۔ فیض باطنی آپکو دو طرف سے حاصل ہے۔ ایک تو امام محمد باقر بن علی ابن حسین ابن علی رضی اللہ عنہم سے دوم امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم سے۔ ولادت آپ کی ۸۰ھ ۱۳۔ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہے۔ وفات آپ کی ۱۵۔ ماہ رجب بروز دوشنبہ ۱۴۹ھ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۸ برس اور کچھ ماہ ہین۔ مرقد مبارک آپکا مدینہ منورہ جنت البقیع مادہ تاریخ۔ حق طلب ۱۴۹ھ۔ +

(۹) جام عشق احمدی سے کر مجھے ہوش ومست + بایزید شاہ مستان بیریا کیواسطے

فایدہ۔ آپکے مدارج علیا ومراتب اعلے کا ذکر مفصل تذکرۃ الاولیا مین مرقوم ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ اور اپنے وقت مین مرجع ابدال واوتاد تھے۔ اور مشائخین سالکین مین خلیفہ اعظم سمجھے

آپ جذب وسلوک مین بیمثال تھے۔ صرف نظر کرنے سے ہی طالب کا سلوک تمام ہوجاتا تھا۔ ایکدفعہ آپ پر
جذب غالب ہوا تو فرمایا۔ سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی۔ اسکے بارہ مین مریدون نے کہا کہ آپ نے
ایسا ایسا فرمایا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا اگر پھر ایسا کبھی واقع ہو تو مجھکو تلوار سے مار ڈالنا جب دوبارہ یہی
موقعہ آیا تو مریدون نے تلوارین مارین۔ مگر آپ کے بدن پر کچھ بھی اثر نہوا۔ ایکدفعہ ایک ولی اللہ ابوتراب
نخشی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک خاص مرید صاحب کمال کو فرمایا کہ تجھکو چاہئے کہ بایزید کی زیارت سے
مشرف ہو۔ اوس مرید نے کہا کہ جو شخص بایزید کو خدا کو ہر روز سو بار دیکھے اوسکو بایزید کی کیا ضرورت ہے۔
حضرت نخشی نے فرمایا کہ خدا کو تو اپنی حیثیت ولیاقت سے دیکھتا ہے۔ یا بایزید کو اوسکی ہمت وجلالت سے
دیکھیگا۔ آخرش ایک دن یہہ دونو بزرگ چلتے چلتے بسطام مین پہونچے وہان پر دریافت کیا بایزید کہان
ہین۔ کسی نے کہا باہر تشریف لے گئے ہین۔ اتنے مین کیا دیکھا کہ حضرت بایزید اپنے ہاتھ مین ٹھلیا اوٹھائے
ہوئے آتے ہین۔ جون ہی اُس مرید پر نظر پڑی تو بیہوش ہوکر گر پڑا۔ گویا حالت مرگ تھی۔ حضرت نخشی نے عرض
کی یاحضرت آپنے تو اس مرید کو مار ہی دیا تھا۔ آپنے جواب دیا۔ کہ ابھی اسپر مصر کی عورتون کیطرح جمال یوسفی
کے انوار نہین پڑے تھے۔ اب وہ پردے ٹوٹ گئے۔ لہذا یہہ کیفیت ظاہر ہوئی۔ اسیواسطے حضرت جنید علیہ
الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ بایزید ہمارے درمیان ایسا ہے جیسا جبرئیل جملہ ملائکہ مین۔ لقب آپکا سلطان
العارفین۔ اور نام آپکا طیفور بن عیسٰے بن آدم بن سروشان ہے۔ جائے سکونت شہر بسطام
اور جد امجد آپ کے قوم گبر سے تھے پھر مشرف باسلام ہوئے۔ صاحب رشحات لکھتے ہین کہ یہہ حضرت اویسی تھے
امام جعفر صادق سے روحانی فیض پایا۔ ایکسو تیرہ ۱۱۳ بزرگون سے خدمت کرکے فیض لیتے رہے ہے۔ آپ سے کسی نے
پوچھا کہ معاملہ سلوک مین انسان کو کیا چاہئے۔ آپنے فرمایا کہ ولایت مادرزاد۔ پھر پوچھا کہ اگر یہہ نہو تو
فرمایا کہ آنکھہ دیکھنے والی پھر پوچھا کہ اگر یہہ بھی نہو فرمایا کہ کان سننے والے۔ پھر پوچھا کہ اگر یہہ بھی نہو تو فرمایا
مرگ مفاجات (موت ناگہانی) اور نیز آپکا ارشاد ہے کہ بزرگون کی صحبت ومجلس اعمال صالحہ سے بہتر ہے
اور بدون کی صحبت گناہ کرنے سے بدتر ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۳۶ھ مین ہے۔ اور وفات آپ کی
سنہ ۲۶۹ھ ۱۵ شعبان روز جمعہ ہے۔ عمر شریف آپ کی ۱۳۳ سال ہے۔ مرقد مبارک شہر بسطام۔ مادہ
تاریخ وفات۔ نور احد ۲۶۹ ہے۔

(۱۰) اتنا حسنات فی الدارین اے رب قدیر + بو الحسن شیخ زمن پیر ہدی کیواسطے

فائدہ - نسبت آپ کی روحانی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے - اور تربیت سلوک بھی آپ ہی سے ہوئی - آپ بحر توحید کے غواص اور میدان معرفت کے سیار تھے قطب واوتاد کرام تھے - آپنے آخری وصیت یہ فرمائی کہ میری قبر ۳۰ گز نیچے کھودنا کیونکہ ہمارے پیر و مرشد یعنے بایزید علیہ الرحمۃ کی زمین بسطام بہت پستی مین ہے اس میری زمین سے - اور یہہ ترک ادب ہے کہ پیر کی قبر نیچے اور مرید کی قبر بلند - اور فرمایا کہ اہل ذکر کو اہل دنیا کی صحبت بہت کم چاہئے - کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا دنیا کرتے ہین - اور یہہ خدا خدا کرتے ہین - نام پاک آپکا علی بن جعفر ہے - وطن اصلی موضع خرقان مضافات قزوین ہے - وفات آپکی شب سہ شنبہ یوم عاشورہ ۴۲۵ھ ہے - مرقد پاک موضع خرقان - مادہ تاریخ وفات شاہ احسن ۴۲۵ھ +

نقل ہے کہ آپ زمین کھودنے لگے - پہلے چاندی نکلی پہر سونا پہر جواہرات اپنے پھینکدیا اور فرمایا کہ مین تو خدا چاہتا ہون یہہ کیا چیز ہے - نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو سومنات کی لڑائی مین نہایت مشکلات پیش آئی - آپنے اوسکو اپنا پیراہن دیا ہوا تھا - اوسنے خدا کی درگاہ مین وہ پیراہن وسیلہ لیکر دعا کی خدانے اوسی وقت فتح دی حضرت خواب مین آئے اور فرمایا کہ اے محمود تم نے تو میری پیراہن کی کچھہ قدر نہ کی اگر دعا کرتا کہ وہ سب مسلمان ہوجاوین تو سب اسلام قبول کر لیتے +

(۱۱) آرزو ہردم یہی ہے درد ہو مجھکو عطا + بو علی کامل و حق نما کیواسطے

فائدہ - درد اصل مین شفقت و محبت کو کہتے ہین - یہی مقصد ہے اس دعا مبارک کا جو خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے - اللّٰھم ارزقنا حبک و حب من یحبک اسواسطے مسئلہ متفق علیہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت اصل ایمان ہے جسکو محبت نہین وہ جھوٹا مسلمان ہے - اور جسکو محبت کا دعوٰے ہو اوسکے اتباع کی بغیر یا اوسکی رضا کے بغیر کوئی کام نہ کرنا چاہئے - کیونکہ دوست وہی جو دوست کا تابع ہو نہ مخالف - ع لو کان صادقا فی الحب لاطاعہ - اور اولیاء کی محبت عین محبت حق ہے - نام پاک آپکا فضیل بن محمد ہے اور کنیت ابو علی - آپ ریاضت و مجاہدہ مین بے نظیر ہے - آپ نے دو بزرگون سے فیض پایا - ایک تو حضرت ابو الحسن خرقانی علیہ الرحمۃ سے

دوسرا حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی سے اسیواسطے بعض شجرون مین بعد از ابوالحسن حضرت ابوالقاسم کا نام بھی درج ہے۔ آپنے ظاہری علوم حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور آپ اپنے وقت مین شیخ الشیوخ خراسان تصوّر کئے جاتے تھے۔ آپ سے ہزارہا لوگون کو فیض پہونچا۔ اور صدہا لوگ ولی بنگئے۔ آپ اصلی باشندہ ایک موضع فارمد کے جو کہ مضافات طوس مین ہے۔ ولادت آپ کی ۴۳۴ھ مین اور وفات آپ کی تاریخ ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ مین ہے۔ اور عمر شریف آپ کی ۴۳ سال ہے۔ اور مزار شریف آپکا طوس مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات غوث [۴۷۷] ہے ÷

(۱۲) شربتِ عشقِ نبی سے مرضِ عصیان دور ہو ÷ یوسفِ صادق خلیلِ باسخا کیواسطے

فائدہ۔ نام پاک آپکا خواجہ یوسف اور آپکے والد بزرگوار کا نام محمد ایوب ہے۔ اور آپ کی کنیت بعض تو ابو یوسف کہتے ہین اور اصل مین ابو یعقوب ہے۔ وطن اصلی آپکا ہمدان ہے نسبت ارادت آپ کی حضرت شیخ ابوعلی فارمدی کیطرف ہے۔ اور شیخ ابو اسحاق شیرازی سے بھی استفاضہ کیا۔ بعمرِ ۱۸ سال ہمدان سے نکلکر بغداد مین مولانا ابی اسحاق سے علوم ظاہری حاصل کئے۔ مذہب آپکا حنفی تھا۔ پھر اصفہان مین بعد از تحصیل علوم شیخ عبداللہ جوبنی سے خرقۂ خلافت لیا۔ اور شیخ حسن صاحب نے بھی ایک خرقہ تبرکاً حاصل کیا۔ بعدہٗ شیخ ابوعلی فارمدی کیخدمت مین فقر و سلوک تمام کیا۔ آپ کے چار خلیفے کامل و مکمل ہے تھے۔ اول خواجہ عبدالخالق غجدوانی۔ دوم خواجہ احمد یسوی۔ سوم خواجہ حسن انداقی۔ چہارم عبداللہ برقی۔ ولادت آپ کی ۴۴۱ھ اور وفات آپ کی ۵۳۶ھ ۱۷ ماہ رجب ہے۔ عمر شریف آپ کی ۹۵ برس ہے۔ آپ اول تو متصل ہرات مدفون ہوئے تھے بعد ازان شیخ ابن التجارتی جو کہ آپکے خاص مریدون مین سے تھا۔ آپ کی نعش مبارک کو شہر مرو مین جاکر دفن کیا۔ وہان ہی آپکا مزار مقدس ہے۔ آپکے کئی تصانیف ہے۔ (۱) زینت الحیات (۲) منازل السالکین۔ (۳) منازل السائرین۔ مادۂ تاریخ ولادت۔ مقبول ربانی [۴۴۱ھ] ہے۔ اور مادۂ تاریخ وفات۔ یوسف فقنی [۵۳۶ھ] ہے۔ ÷

ایک شخص نے آپ سے وعظ مین بے ادب ہوکر مسئلہ پوچھا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ شاید تم مرتے وقت مسلمان نہ ہوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہوکر گیا تھا وہان جاکر عیسائی

ہوا اور مرگیا۔ سچ کہا ہے مولانا روم نے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان زند

(۱۳) بہر عبد خالقِ کل شاخ ایمان سبز ہو + عارفِ راہِ حقیقت رہنما کیواسطے

فائدہ - آپ خلیفہ اعظم ہین خواجہ یوسف ہمدانی کے۔ اور سردفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ عالیہ ہین۔ جائے پیدائش آپ کی شہر غجدوان بفاصلہ چھ فرسنگ بخارا شریف سے ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام عبد الجلیل ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو خضر علیہ السلام نے قبل از تولد آپ کے صالحیت کی بشارت دیکر فرمایا تھا کہ اوسکا نام عبد الخالق رکھنا۔ آپ نے شیخ صدر الدین صاحب قاضی بخارا سے تعلیم پائی ہے۔ اور اجازت ذکر خفی و ذکر نفی و اثبات خضر علیہ السلام سے پائی۔ آپ ہر روز ایک نماز خانہ کعبہ مین پڑہا کرتے تھے۔ آپ زہد و تقوی مین بےمثل اور علم و حلم مین و اتباع۔ سنت مین یکتا تھے۔ آپ کے چند اصطلاحات ہین جن پر طریقہ انیقہ نقشبندیہ کی بنا ہے۔ وہ اصطلاحات یہ ہین۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوۃ در انجمن۔ یاد کرد۔ نگہداشت خواطر۔ و خلق باخلق۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ ان کی تفصیل و تشریح رسالہ قول الجمیل مین شاہ ولی صاحب محدث نے تحریر فرمائی ہے۔ علاوہ ازین حضرت صاحب کا ایک وصیت نامہ بھی ہے جو کہ آپنے اپنے فرزند ارجمند کے واسطے ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ وصیت نامہ ہر ایک اہل طریقت خصوصاً نقشبندی طریق والون کے واسطے ازحد مفید و نافع ہے۔ اور لازم ہے کہ حضرت صوفیہ حال اس وصیت کو اپنا آئینۂ عمل قرار دین۔ وصیت نامہ یہ ہے:۔

اے فرزند ترا وصیت میکنم۔ بعلم و ادب۔ و تقوی۔ و اتباع اہل سنت و جماعت۔ و گذاردن نماز باجماعت۔ و تعلیم فقہ و حدیث۔ و پرہیز از صوفیائے جہال۔ و عدم شہرت خود۔ تا آنکہ امام و موذن نباشی۔ و حاکم و قاضی شہر نباشی۔ و بر قبالہا نام خود ننویسی۔ با ملوک صحبت نداری۔ و خانقاہ بنا نکنی۔ و خود را شیخ نہ گویانی۔ و سماع بسیار نشنوی۔ کم گوئی۔ کم خوری۔ کم خسپی۔ و از عام خلق بگریز۔ و با مردان و زنان صحبت مدار۔ و بطلب دنیا مصروف نشوی۔ گریہ بسیار کن۔ و کم بخندی۔ و از خندہ قہقہہ احتراز کنی۔ ہیچ مخلوق را از خود کمتر ندانی۔ و خود را بہتر ندانی۔ و ظاہر خود را میارائی۔ و ناتوانی

درخدمت خلق سعی کنی - از جان و مال دریغ نداری - و شائخان را از جان عزیز داری - و بر افعال ایشان انکار نہ کنی - و دل را مدام اندوہگین داری - و باید کہ بدن تو لاغر چشم تو گریان - و عمل تو خالص و دعائے تو بتضرع - و جامۂ تو کہنہ - و رفیق تو درویش - و مایۂ تو عبادت - و خانۂ تو مسجد - و قلب تو خاکر - زبان تو شاکر - مونس تو ذکر - یار تو فکر باشد - و بر طریق خواجگان قائم باشی - (از رشحات) - اور جناب کی ولادت بخارا شریف مین ہوئی - اور وفات شریف شہر غجدوان مین جو کہ ایک موضع ہے توابع بخارا سے ہے - وفات آپ کی ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ ہے - مادہ تاریخ آپ کا - آفتاب کامل ۵۷۵ھ ہے - *

چونکہ شعر مذکور مین دو نو حضرات کا نام ایک جگہ آیا ہے - لہذا اون کا ذکر بھی یہین مناسب ہے - یعنے حضرت عارف صاحب علیہ الرحمۃ بھی علوم ظاہری و باطنی و زہد و تقوای و اتباع شریعت مین کامل تھے - آپنے خرقۂ خلافت حضرت عبدالخالق غجدوانی سے حاصل کیا - اور تمام عمر اپنے پیر کی خدمت شریف مین رہے - بعد از انتقال اونکے سجادہ نشین و خلیفہ کامل ہوگئے - اور آپ کی وفات یکم شوال ۷۱۵ھ ہے - عمر شریف آپ کی بہت دراز تھی - چنانچہ ان کے پیر مرشد حضرت عبدالخالق غجدوانی کی وفات ۵۷۵ھ ہے - اور ان کی خود وفات ۷۱۵ھ ہے - مدفن انکا موضع ریوگر ہے جو کہ مواضع بخارا سے ہے اور وہان سے غجدوان ایک کوس پر ہے - آپ کا مادہ تاریخ وفات درویش صادق ۷۱۵ھ ہے - *

(۱۴) فی الحقیقت پاک اور محمود تیری ذات ہے * فیض بخش اہل درد و بینوا کیواسطے

فائدہ - آپ کا اسم شریف خواجہ محمود ہے - آپ اصحاب خواجہ عارف ریوگری سے ہین اور آپ خلفا مین ممتاز و نمونہ تھے - آپ کسب گلکاری حلال کیا کرتے تھے آپ سوائے ذکر خفی کے کبھی ذکر جہر بھی کیا کرتے تھے -

نقل ہے - کہ ایک دن حضرت علی رامیتنی جو کہ خلفا عظمی خواجہ محمود سے تھے اپنے احباب اہل ذکر کے ساتھ ذکر و فکر مشغول تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک مرغ سفید عمدہ رنگ اڑتا ہوا اون کے سر سے گذرا جب نزدیک آیا تو بزبان فصیح کہا کہ اے علی مرد میدان بن اور اپنے کام مین بخوبی مضبوط ہو

اوس مرغ کے دیکھنے سے اور اس کلام کے سننے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوگئی کہ اہل مجلس نہایت ہی مسرور و محفوظ ہوگئے۔ جب اہل حلقہ ہوش مین آئے تو حضرت خواجہ علی علیہ الرحمۃ سے احباب نے استفسار فرمایا۔ تو جنابنے فرمایا کہ یہہ مرغ روح تھی حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کی اور فرمایا کہ خدانے انکو یہہ کرامت عطا فرمائی ہے کہ جس جگہہ چاہتے ہین وہان تشریف لیجاتے ہین۔ اصلی جائے سکونت آپ کی موضع انجیر فغنہ ہے جو کہ بخارا سے تین فرسنگ پر ہے۔ اور وفات آپکی ۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ مین ہوئی۔ مزار شریف موضع واکبنی ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ شاہ عرفانی ہے۔

(۵) عزت و عظمت عطا ہو دین و دنیا کی مجھے ✤ آن عزیزان علی مشکلکشا کیواسطے

فایدہ۔ آپ قطب وقت تھے اور خلیفہ اعظم تھے۔ حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ جو شخص آپ کی صحبت مبارک مین ایک دن رہتا تو معرفت کامل طور پر حاصل کر لیتا۔ ولادت آپ کی موضع رامتین ہے جو کہ بخارا شریف سے دو فرسنگ پر ہے۔ وفات شریف آپ کی ۲۷۔ رمضان المبارک ۷۱۵ھ مین ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایکسو تیس برس تھی۔ اور مرقد پاک آپکا شہر خوارزم ہے۔ آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔ خرقہ خلافت چھوٹے کو عنایت فرمایا۔ بڑے صاحبزادہ کی نسبت فرمایا کہ اس کا قیام میری بعد نہین ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد از وفات عزیزان علی علیہ الرحمۃ بروز چہلم وفات پا گئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت منصور بن حلاج کے وقت کوئی حضرت عبد الخالق غجدوانی کے مریدون سے ہوتا تو اونکو بوجہ لغزش ظاہری حالت کی کبھی کوئی گرفت نکرتا۔ اور اونکو مقام وحدت سے ترقی دیگر منازل آئندہ پر عروج کراتا۔ آپکا فیضان علے الخواص و العوام ہر وقت جاری تھا۔ آپ کے بعد چار خلیفے کامل و اکمل ہے۔ اول خواجہ محمد کلاہ دوز کہ مرقد اونکا خوارزم ہے۔ دوم۔ محمد صالح بلنجی ہین۔ سیوم محمد یار ددوی کہ مرقد اونکا بھی خوارزم ہے۔ چہارم محمد بابا سماسی کہ مرقد اونکا قصبہ سماس ہے جو کہ رامتین سے ایک کوس دور ہے۔

نقل ہے۔ کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ لوگوں کو مزدوری پر مقرر کر کے اپنے گھر صبح سے شام تک رکھکر تربیت ذکر و فکر و مراقبہ کرتے اور روزانہ خرچ بھی دیا کرتے تھے۔ نام آپ کا عزیزان علی، پیشہ آپکا بافندگی تھا۔ ✤

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ شام کے وقت تیرہ جگھہ پر حاضر دعوت ہوئے۔ نقل ہے۔ کہ ایک دن سید آتا صاحب کا لڑکا ترک لوگ پکڑ کر لے گئے اور سید آتا صاحب آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر لڑکے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جبتک وہ لڑکا نہ آویگا مین کھانا نہ کھاؤنگا۔ کچھہ دیر گذری کہ وہان پر حاضر ہو گیا۔ بقول بعض ۲۸۔ ذلیقعدہ ۷۱۵ھ مین آپ کی وفات ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات آپ کا نفعی حشر ہے +

(۱۶) بلبل باغ طریقت قمری سروِ بہشت + حضرت بابا سماسی پارسا کیواسطے

فائدہ۔ آپ خلیفۂ اکبر ہین خلفاء خواجہ عزیزان علی رامیتنی سے۔ آپ عرصہ دراز اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت اقدس مین رہے۔ اور فیوضات ظاہری و باطنی سے خوب حصہ لیا۔ مولد و مسکن آپ کا قصبہ سماس ہے جو کہ بخارا شریف اور موضع رامتین سے تین فرسنگ پر ہے۔ نقل ہے۔ کہ یہہ جب کبھی کوشک ہندو پر گذرتے تو فرمایا کرتے۔ کہ اس جگھہ پر کسی اہل اللہ مرد خدا کی خوشبو آتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت خواجہ خواجگان نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ تولد ہوئے تو جناب بابا سماسی نے فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہو گئی شاید وہ مرد خدا پیدا ہو گیا ہے۔ جس وقت حضرت نقشبند علیہ الرحمتہ خدمت مین حاضر ہوئے تو آپنے اونکو اپنا فرزند متبنیٰ بنالیا اور حضرت امیر کلال علیہ الرحمتہ نے خلیفۂ اکمل کے سپرد کر دیا۔ اور تربیت کی تاکید فرمائی۔ آپکے چار خلیفے کامل رہے۔ اول خواجہ محمد صوفی کہ مرقد اونکا قصبہ سوخار رہے۔ دوم خواجہ محمود سماسی جو کہ آپ کے فرزند ارجمند ہین۔ سوم خواجہ دانشمند علیہ الرحمتہ۔ چہارم خواجہ سید میر کلال علیہ الرحمتہ ہین۔ وفات آپ کی بتاریخ ۱۰ جمادی الاخر ۷۵۵ھ مین مرقد آپ کا موضع سماس ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ محبوب خدا ہے۔ +

(۱۷) ماہی بحر حقیقت واقف اسرار حق + سید میر کلال بادشاہ کیواسطے

فائدہ۔ آپ اپنے وقت کے مقتدا تھے۔ مولد شریف آپ کا قریہ سوخار ہے۔ آپ کسب زراعت اور پیشہ آوندگری (کمہارون کا) کیا کرتے تھے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے۔

کتاب رشحات مین روایت ہے کہ جب آپ شکمِ مادرِ مبارک مین تھے اوس وقت مین اگر والدہ ماجدہ
کی شکمِ مبارک مین کبھی لقمہ مشتبہہ اتفاقاً داخل ہوتا تو آپ کی شکم مین ازحد درد ہوتا یہانتک کہ وہ
کھانا یا پینا قے ہو جاتا ۔ چند بار ایسا ہی وقوع مین آیا ۔ آخر ش والدہ مکرمہ نے سمجھ لیا کہ یہہ واقعہ
اس طفل کی برکت سے ہے ۔ وفات آپ کی بقول صاحب رشحات روز پنجشنبہ بوقتِ صبح صادق
بتاریخ ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ ہے ۔ مزار شریف قصبہ سوخار جو کہ بخارا شریف سے ۵ فرسنگ اور
موضع سماس سے پانچ کوس شرعی ہے ۔ مادہ تاریخ وفات آپکا ۔ امجد کلال میر سید پیشوا ہے +

(۱۸) داغِ عشق مصطفٰے کی مُہر ہو دل پر میری + نقشبند فیض عالم پیشوا کیواسطے

فائدہ ۔ آپ امام اہلِ طریقت پیر حقیقت مقتدا اہل شریعت و معرفت پیشوائے اہل سنت و
جماعت ہین ۔ اور سر حلقہ خواجگان نقشبندیہ ہین ۔ اور مقرب خاص و خلیفہ اعظم ہین سید
میر کلال کے ۔ آپ کے روئے اطہر سے ابتدا ہی مین آثار ولایت ظاہر ہوتے تھے ۔ آپنے خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے بھی روحانی فیض پایا ۔ اور مشائخان ترک سے بھی بہت فیض حاصل کیا ۔ آپ قبلۂ اولیاء
وقت تھے ۔ آپ کمخاب باف تھے ۔ آپ حنفی مذہب تھے ۔ اور شرف سیادت سے بھی مشرف تھے ۔ چنانچہ
سلسلہ نسب خزینۃ الاصفیا مین مرقوم ہے ۔ آپکی ولادت ۷۲۸ھ ہے جیسا کہ خزینۃ الاصفیا مین مندرج ہے ۔
اور بقول سفینۃ الاولیاء ۲ محرم ۷۱۸ھ ہے ۔ وفات شریف آپ کی شب سہ شنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ
مین ہے ۔ عمر شریف آپ کی ۷۳ برس ہے ۔ مرقدِ انور آپکا موضع قصر عارفان کہ بخارا شریف سے ایک
فرسنگ دور ہے ۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا سلسلہ کہانتک پہونچتا ہے ۔ فرمایا آپنے کہ کسیکے سلسلہ کی
کوئی انتہا نہین یعنے خدا تک + کسی نے آپ سے پوچھا کہ ذکر خفی کا کیا طریق ہے ۔ آپ نے یہہ آیت پڑھکر
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ + سنائی اور یہہ بیت پڑھا ؎
از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم مے بود اندر جہان +
نقل ہے ۔ کہ آپ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے جواب دیا کہ میری یہی کرامت ہے ۔ کہ باوجود اسقدر
گنہگار ہونے کے مجھے نہ زمین نگل لیتی ہے ۔ نہ آسمان سے کوئی عذاب اُترتا ہے اور مین چلتا پھرتا ہون ۔
سچ ہے ۔ ع نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین +

آپ سے دربارہ سماع سوال کیا گیا تو جنابنے جواب دیا کہ نہ این کار میکنم و نہ ان کار میکنم۔ سماع سے مراد یہہ سماع نہین جو کہ فی زمانہ مروج ہے۔ بلکہ اوس سماع کا ذکر ہے جس کی تشریح امام غزالی نے احیاء العلوم مین تحریر فرمائی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک خاص حالت مین ایک شخص محمد زاھد نام سے کہا کہ مرجاؤ وہ مر گئے۔ پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ پس وہ زندہ ہوگئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے محبوب کے بوس وکنار مین مشغول رہا صبحکو آپ کے پاس آکر اظہار اشتیاق محبت درویشان کیا آپنے جوابدیا کہ رات کو تو یہہ یہہ کام کرو اور دن کو ہم سے یون کہو۔ وہ شخص از حد شرمندہ ہوا۔ آپ کا جب آخری وقت آیا تو وصیت فرمائی۔ کہ میرے جنازہ کے ساتھ کچھ بیہودہ نہ پڑھو صرف ایک رباعی پڑتے جاؤ +

رباعی

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو + شیئاً للہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما + آفرین بر ہمت بازوئے تو

آپ کی ولادت کا مادہ تاریخ۔ زاھد مشکلکشا ۸۲۹ہجری ہے۔ اور وفات کا مادہ تاریخ فخر عرفا ۹۱۶ ہجری ہے۔ آپ کے کئی ایک رباعیات ہین۔ +

(۱۹) شاہ بازِ لامکان و طائر باغ وصال + یعنے عطار علاؤ الدین ھمائیو اسطے

فائدہ۔ نام پاک آپ کا سید محمد بن محمد البخاری ہے۔ اصلی وطن آپکا بخارا شریف ہے۔ آپ خلفاؤمین سے ممتاز وسجادہ نشین ہین۔ سوائے خلافت کے آپ کو رشتہ دامادی بھی حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔ اس شجرہ طیبہ مین آپکی نسبت بطور بیعت وارادت نہین بلکہ نسبت فیضانی ہے کہ حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ نے بوقت وفات آپنے خدام ومریدون کو حضرت عطار کے سپرد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شجرات مین آپکا نام درج ہے اور بعض مین درج نہین۔ صاحب رشحات فرماتے ہین کہ جب آپنے وفات پائی تو اوسی رات کو ایک نابینا درویش نے آپ کو خواب مین دیکھا تو عرض کی آپ کے ساتھ کیا معاملہ گذرا تو آپنے فرمایا کہ خدانے مجھے وہ بزرگیان عنایت فرمائی ہین

اون کی کوئی حد نہین ہے لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ یہہ ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ چالیس فرسنگ تک جو شخص تیرے مقبرہ کے گرداگرد مدفون ہوگا - اوس کو تیری طفیل بخشدیا جاویگا -

نقل ہے کہ ایک گروہ معتزلیون پر آپ نے نظر توجہ ڈالی تو اون کو خدا کی رویت سے جو انکار تھا وہ شک وشبہہ زائل ہوگیا -

نقل ہے - کہ آپ کے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر بد ڈالی تو جب آپکے پاس آیا تو اسبات کا ذکر نہ کیا اوسکو آپنے غصہ کی نظر سے دیکھکر فرمایا کہ وہ بات بھی کہہ نہین تو مین ہی بتاؤنگا یہہ سُنکر وہ شرمندہ ہوا اور اوس عورت کا ذکر بھی کردیا - اور آپکا فیض باطنی اس قدر تھا کہ تمام اصحاب خواجہ بزرگ نے آپ سے استفاضہ لیا - یہانتک کہ حضرت محمد پارسا نے بھی پھر بیعت کی - وفات آپ کی شب چارشنبہ کو بعد از نماز عشا بتاریخ ۲۰ ماہ رجب ۸۰۲ھ ہے - اور مدفن مبارک موضع چغانیان مین ہے - مادہ تاریخ وفات - ولی اللہ مخدوم ہے - ۸۰۲ھ

(۲۰) آتش کبر وعداوت بخل سے دیجو نجات + خواجہ یعقوب ذی جود وسخا کیواسطے

فایدہ - آپ اصحاب اجلہ مین ہین - اور خلفاء مقبولیہ نقشبند علیہ الرحمۃ سے ہین آپ علوم ظاہری وباطنی سے ممتاز وبہرہ یاب تھے - ابتداء مین کچھہ حصہ طالبعلمی کا ہرات ومصر مین گذرا - بعد از تحصیل علوم ظاہری بخدمت فیضدرجت حضرت خواجہ بزرگ نقشبند علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے - جب بخارا شریف مین بغرض تکمیل علم باطنی وخزائین پہونچے تو اول قران شریف سے فال کھولا یعنے جس نیت سے مین آیا ہون وہ ہوگی یا نہین - مصحف پاک کھولا تو سرورق سطر اول پر یہ آیۃ کریمہ نظر پڑی - اُولٰٓئِکَ الَّذِینَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہ - پس اس آیت سے اشارہ محمود سمجھکر خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس مین التماس بیعت وارادت کیا - جناب خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کوئی کام نہین کرتا - آج استخارہ کرتا ہون اگر قبولیت ہوگئی تو بہتر ورنہ خیر - حضرت یعقوب فرماتے ہین کہ یہہ رات میری پر ہزارہا مصیبتون سی بڑھکر تھی کوئی رات اسقدر غمگین نہین گذری جس قدر یہ رات گذری ہے - کیونکہ یہہ رات گویا میری قسمت کی معیار تھی - بار بار یہی اندیشہ تھا کہ خدا جانے کیا حکم ہوتا ہے - مقبول ہونگا یا نہین - صبحکو جب جاگ کھلی تو خواجہ صاحب نے

مجھے دیکھا اور تبسم فرما کر کہا کہ تو مقبول ہے۔ بعد ازان مجھے بیعت و تلقین سے سرفراز فرما کر خواجہ عطار کے
سُپرد کر دیا۔ اور بعد ازان خواجہ بزرگ حضرت عطار کی زیر سایۂ عاطفت پرورش و تربیت پائی۔

نقل ہے۔ کہ حضرت خواجہ احرار علیہ الرحمۃ جب آپ سے بیعت ہونے لگی تو آپ کے روئے
مُبارک پر کچھ چھتیان تھین جس سے اونکی دل مین کچھ کراہت پیدا ہوئی۔ پس آپ کو یہہ خطرہ معلوم ہوگیا
اور آپ ایسے نورانی شکل مین نمودار ہوئے کہ بے اختیار اونکا دل آپ کے طرف کھینچا گیا اور
بیعت ہوگئے اُس وقت خواجہ یعقوب نے فرمایا کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے مجھکو فرمایا ہوا ہے کہ تیرا ہاتھ
میرا ہی ہاتھ ہے جو کوئی تجھہ سے مرید ہوگا گویا مجھہ ہی سے ہوگا۔ نام آپ کا مولانا محمد یعقوب
ہے۔ ولادت آپ کی موضع چرخ توابع غزنین سے ہے۔ وفات آپ کی ۸۵۱ھ بتاریخ
۵ ماہ صفر ہے۔ اور مزار پاک آپکا ھلغتو کہ نواح ھرات مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکی
شمس الھدایت (۸۵۱) ہے۔ ✦

(۲۱) مالکِ ملکِ عبادت عاشقِ معبودِ حق ✦ آن عُبید اللہ شاہ اولیا کیواسطے

فاتحہ - نام آپ کا ناصر الدین بن محمود بن شہاب الدین احرار ہے۔
آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہین۔ ابتدا مین ولایت شاش مین متوطن رہے۔
آپ ولی مادر زاد تھے آپ کی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر باغستانی سے تھی۔ جو کہ دیہات نواح
تاشقند سے تھی۔ اور نسبت آپکی بطریق شیخ عمر باغستانی سولہ واسطہ سے حضرت عبد اللہ بن
عمر بن الخطاب تک پہونچتی ہے۔ آپ کی والدہ خواجہ محمود شاشی کی دختر ہے۔
بہت سے مشائخین وقت سے فیض پایا۔ آپ کی کرامت کا تذکرہ مفصل خزینۃ الاصفیا و
سفینۃ الاولیا و تذکرۃ الاولیا مین ہے۔ منجملہ کچھ عرض کرتا ہون۔
(۱) جس وقت مولانا عبد الرحمان جامی سے آپنے اپنے مرید ہونے کے اور حضرت مولانا چرخی کی
شکل نورانی مین ظاہر ہونے کی بیان فرمائی تو آپ بھی خواجہ احرار بطریق خلع و لبس اونکے روبرو
ایسی نورانی شکل مین ظاہر ہوئے کہ جو مولانا جامی کے محجوب تھے۔
(۲) خواجہ ہند و ترکستانی آپکے مرید ایک ہوا مین اُڑتے تھے آپنے یہہ حال گستاخی آمیز دیکھکر اونکا

سب حال چھین لیا۔ بہت عاجزی کی مگر نہ دیا۔ تب اونہون نے آپ کو اکیلا پاکر مارنا چاہا تو لپک کر آپ پر حملہ کیا۔ اور چھری مارنے کا قصد کیا آپ اُسیوقت ایک چرواہے جنگلی کے شکل بنکر ظاہر ہوئے۔ وہ حیران ہوگئے۔ چھری اوسکے ہاتھ سے چھین لی اور پھر اصلی صورت مین نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اب بتا تیرا کیا حال کرون۔ وہ قدمون پر گر پڑا۔ آپنے خطا معاف کرکے جو کچھ چھین لیا تھا واپس عنایت کیا۔

(۳) شیخ ابوسعید جو آپ کے معتقدون مین سے تھے ایک عورت جمیلہ پر ایک روز اپنے مکان پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے ناگاہ حضرت خواجہ حضرت احرار کی آواز سنی کہ اے ابوسعید کیا کرتا ہے ابوسعید یہہ سنتے ہی تھرا تھرا گئے اور اوس کام سے باز رہے۔ +

(۴) آپکے کچھ خدام بازار گئے تھے وہان ایک صاحب جمال کو ایک شخص دیکھنے لگا تھا تو اورون نے منع کیا اوسنے کہا کہ مین بنظر شہوت نفس نہین دیکھتا جب آپکے پاس وہ آیا تو آپنے آتے ہی پہلے ہی فرمایا کہ مین تو ابتک نفس کے مکر و خطرہ سے بیڈر نہین ہون تو آپ ایسے کب سے ہوگئے کہ بدون شہوت نفس کے دیکھتے ہی وہ از حد شرمندہ ہوا۔ آپ بہت ہی اشراف خواطر رکھتے تھے۔ جو جو خطرہ کسی کے دل پر گذرتا آپ اوس کو پکڑ لیتے اور فرما دیتے تھے۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کے پاس بیٹھکر کسی طرح کا خطرہ جی مین لاوے۔

ولادت آپ کی ماہ رمضان ۸۰۶ھ۔ مادۂ تاریخ۔ تاج عارفان ۸۰۶ھ ہے اور وفات آپ کی بروز ہفتہ ۲۹۔ ربیع الاول ۸۹۵ھ مین ہے۔ لفظ مادۂ تاریخ وفات مرشد عارف ۸۹۵ ہے۔ عمر شریف آپکی ۸۹ سال ہے۔ اور مزار مبارک شہر سمرقند مین ہے۔ +

(۲۲) اور لباس زہد و تقوی بخش ای رب ودود + خواجۂ زاہد محمد پارسا کیواسطے

فائدہ۔ آپ خلفاء عظیمۂ خواجۂ احرار سے ہین۔ علم ظاہری باطنی مین خوب حصہ وافر رکھتے تھے۔ فقر و تجرید و توحید و ورع مین مقامات عالیہ پر تھے۔ قبل از حاضر ہونے خدمت خواجہ سے کئی سال عبادت و ریاضت مین خرچ کئے بعد از مجاہدہ کثیرہ کے آپکو خواب مین اشارہ ہوا۔ آپ اپنی جگہہ سے بنیت ارادت و بیعت بطرف خواجہ روانہ ہوئے۔ جب نزدیک پہونچے تو خواجہ احرار نے بھی بنور باطن اس واقعہ پر اطلاع پاکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے مکان سے نکلے۔ راستہ مین ہر دو حضرت کا اتفاق ہوا

آپسمین مصافحہ و معانقہ کیا۔ ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے۔ اور خواجہ صاحب نے مولانا زاھد صاحب کو بیعت سے مشرف کیا۔ اور آناً فاناً مکمل کر کے اوسی وقت اجازت و خرقہ خلافت عطا فرماکر وہین پر رخصت کیا۔ اور سوائے اس ایک صحبت و ملاقات کے بار دیگر ملاقات نہین ہوئی۔ شیخ شرف الدین صاحب روضۃ السلام مین فرماتے ہین کہ مولانا زاھد محمد حضرت خواجہ یعقوب کے اقربا سے ہین۔ وفات شریف آپ کی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ مین ہے۔ اور مزار پاک موضع وخش ہے۔ مادۂ تاریخ وفات۔ فیض الٰہی ۹۳۶ھ ہے۔ +

(۲۳) عجز و مسکینی و درویشی و دلسوزی ہم + ہو عطا درویش حق مردِ خدا کیواسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا درویش محمد ہے۔ آپ حضرت مولانا زاھد محمد کے اصحاب نامدار و خلفاء کبار سے ہین۔ آپ بصفت علم ظاہری و باطنی بھی متصف تھے۔ اور جود و سخا کی صفت سے بھی خاصۃً موصوف تھے۔ صاحب تذکرۃ الاصفیا فرماتے ہین کہ خواجہ درویش محمد صاحب قبل از بیعت ۱۵ برس مجاہدہ و ریاضت و تفرید مین رہے۔ ایک دن آپ کو بھوکھ لگی آپ بیقرار ہوئے اور آسمان کیطرف متوجہ ہوئے تو اوسی وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو بہتر ورنہ مولانا زاہد محمد صاحب کیخدمت مین حاضر ہوجاؤ وہ آپکو تعلیم صبر وغیرہ فرمادینگے۔ پس بمجرد اس فرمان کے آپ زاہد محمد صاحب کیطرف روانہ ہوکر حاضر خدمت ہوئے اور تکمیل کو پہونچے۔ وفات آپ کی ۱۹ محرم ۹۷۰ھ مین ہوئے اور روضہ مبارک آپکا موضع اسقرار علاقہ شہر سبز آباد مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپ کی۔ مست عشق ۹۷۰ ہے۔ +

(۲۴) خازنِ انوار احمد گنج بخش خاص و عام + شافع محشر محمد مقتدا کیواسطے

فائدہ۔ آپ کا نام مبارک مولانا محمد مقتدا ہے۔ آپ فرزند ارجمند و خلفاء حق پسند خواجہ درویش محمد صاحب سے ہین۔ تربیت ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ فکر و ذکر و عبادت و ریاضت مین از حد ساعی و کوشان تھے۔ اور تیس ۳۰ برس تک اپنا احوال چھپاتے رہے۔ آپنے قبل از رحلت اپنے ایک خط بنام خواجہ باقی اللہ صاحب تحریر فرمایا جسکے آخر مین یہہ دو بیت درج تھے۔ +

زمان تا زمان مرگ یاد آیدم + ندانم کنون تا چہ پیش آیدم
جُدائی مبادا مرا از خدا + دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

آپ کے حالات کرامات نہایت عجیب وغریب ہین - (۱) ایک دفعہ تین آدمی آپ کی امتحان کرامت کے لئے آئے - جو جو ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین سوچا تھا آپنے وہی بیان فرما دیا - اور نصیحت فرمائی کہ اس گروہ صوفیہ کا حال مختلف ہوتا ہے - اُن کے پاس بہ نیت امتحان نہ آنا چاہئے - کیونکہ اس کو بے ادبی کہتے ہین بے ادب آدمی فیض و برکت سے محروم رہتا ہے ان کی زیارت خالصاً للہ کرنی چاہئے - +

از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد + بلکہ در آتش ہمہ آفاق زد
ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد + تا دلِ مرد خدا نامد بدرد

(۲) ایک دن عبد اللہ خان والئی توران نے آپکو خواب مین دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کمربستہ کھڑے ہین - صبحکو دیکھکر پہچان لیا - اور بہت معتقد ہوا - وفات شریف آپ کی بقول صاحب روضۃ السلام ۲۲ شعبان ایکہزار آٹھ ہے - عمر شریف آپ کی ۹۰ برس مزار شریف آپکا شہر امکنگ ہے جو کہ مقامات سمرقند مین ہے - مادۂ تاریخ وفات - شیخ زمان ہر +

(۲۵) دائمی حاصل بقا ہو عالم فانی ہو دور + حضرتِ باقی باللہ یا خدا کیواسطے

فائدہ - یہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ ہین - آپ کمالات ظاہری و باطنی مین یکتا اور جذب و عشق مین بےنظیر تھے - آپ دراصل سمرقند و کابل کے ہین - آپ والد کیطرف سے شیخ عمر باغستانی تک نسبت آبائی رکھتے ہین - جنکا ذکر شعر ۲۱ مین گذرا ہے - اور علم ظاہری مولانا محمد صادق حلوائی سے حاصل کیا ہے - اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ سے نسبت اویسی رکھتے تھے - اور روحانی طور سے حضرت عُبید اللہ احرار سے بھی استفاضہ حاصل کیا - اور بیعت و ارادت حضرت مولانا محمد مقتدا امکنگی سے ہے - آپ ہر روز بعد از عشا نماز تہجد تک دو قران کریم کا ختم فرماتے - اور بعد از تہجد نماز صبح تک ۲۱ پارہ سورہ یٰسین تلاوت فرماتے - بعد ازان کہا کرتے کہ رات کو گیا

ہوگیا کہ جلدی گذر گئی ہے۔ آپ کے خوارق وکرامات نوازحد چنانچہ خزینۃ الاصفیا وتذکرۃ الاولیا وتذکرۃ الاصفیا مین مندرج ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ شروع کی چونکہ امام کے پیچھے الحمد[۱] وغیرہ کا پڑھنا سخت منع بلکہ نماز کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے لہذا حضرت سید نا مرشد نا ہادینا سراج الائمہ امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح اوسی وقت حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے باقی باللہ ہمارے مذہب (حنفی) مین بڑے بڑے اولیا وعلما وصلحا ومحدثین ومفسرین داخل ہین اونہون نے باتفاق امام کے پیچھے پڑہنا ترک کردیا ہے۔ اسیواسطے تمکو بھی قرٔۃ خلف امام ترک کرنا چاہئے۔ پس آپنے قرٔۃ امام کے پیچھے ترک کردی۔

نقل ہے۔ کہ شیخ چاند مرض عینت (نامردی) مین مبتلا تھے۔ آپنے اوسکو سینہ سے لگاکر توجہ دی وہ مرض خدانے دور کردیا۔

نقل ہے۔ کہ ایک لڑکا جوان قلعہ پر سے گر کر مرگیا تھا آپنے فرمایا کہ مرا نہین ہے ضعف سے ایسا ہوگیا ہے۔ آپکے حجرہ مبارک مین اوسکو لائے تو آپنے تھوڑی دیر بعد اوسکو ہاتھ پکڑکر باہر لائے اور فرمایا کہ دیکھو مرا نہین ہے۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ھ مین ہوئے۔ اور عمر شریف آپ کی چالیس سال ہے۔ مزار شریف آپکا شہر دہلی بیرون دروازہ متصل قدم شریف ہے۔ مادۂ تاریخ غیب سنہ ۱۰۱۲ھ ہے۔ +

(۲۶) بہر سلطان طریقت تیرہ باطن صاف ہو + شیخ احمد شمس دین بدر الدجا کیواسطے

فایدہ۔ آپکے فضائل وکمالات وخوارق وکرامات کتب سیر مین بہت ہی شرح وبسط سے مرقوم مین آپ امام طریقت ومقتدائے شریعت ہین۔ آپ رافع بدعت ومحیی سنت تھے۔ اسم شریف آپکا شیخ احمد نسبت فاروقی اور لقب بدرالدین اور کنیت ابوالبرکات ہے۔ آپ کی نسبت وارادت طریقہ نقشبندیہ مین شیخ عبدالباقی کے ساتھ ہے۔ اور نسبت قادریہ شاہ اسکندر کیھلتی کے ساتھ اور نسبت صابریہ چشتیہ اپنے والد ماجد شیخ خواجہ عبدالاحد کے ساتھ ہے۔ اور فیض سہروردیہ بھی خواجہ عبدالاحد صاحب سے ہی پایا۔ علاوہ ازین سلسلۂ شطاریہ ومداریہ وکبرویہ وغیرہ کا فیض بھی

[۱] اس مسئلہ کو ہمنے رسالہ ضرب شدیدہ بر مگر منکر تقلید مین مفصل بیان کیا ہے وہ بلاقیمت تقسیم ہوا۔ +

آپنے والد سے ہی پایا۔ آپنے اپنے مقامات و مراتب مین اس قدر ترقی پائی کہ خود حضرت باقی باللہ صاحب
حلقہ مین تشریف لاکر فرمایا کرتے کہ شیخ احمد ایسا آفتاب ہے کہ دونو عالم اُس سے منور ہین۔
اور شیخ احمد صاحب اکثر فرمایا کرتے کہ طریقۂ ما طریقۂ صحابہ کرام است و نزد فقیر یک گام در یں طریق
زدن برابر ہزار گام است در طریق دیگر پہلے تمام علماء عصر و فضلاء دہر مین سے حضرت شیخ احمد صاحب
کو لقب مجدد کا مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی کے زبان مبارک سے ظاہر ہوا۔
اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی بھی قائل بہ مجددیت و افضلیت ہوگئے تھے۔ اور مولانا
جلال الدین سیوطی اور خواجہ شیخ بدر الدین نقشبندی وغیرہ علماء کرام نے یہہ حدیث دربارہ
تعریف و بشارت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریر فرمائی ہے۔ وہ یہہ حدیث ہے۔
یَكُونُ فِی اُمَّتِی رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا
مِنَ النَّاسِ یعنے میری امت مین ایک شخص ہوگا جسکو بوجہ اصلاح و اتحاد کرانے کے صلہ کہینگے۔
اوس کی شفاعت سے اس قدر لوگ بہشت مین جاوین گے۔ اور خود شیخ احمد صاحب نے ایک جگہ اپنے
مکتوبات مین فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنِی صِلَةً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَمُصْلِحًا
بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ یعنے شکر اوس خدا کا جسنے مجھے بنایا۔ دو دریاؤن کے ملانے والا اور دو فریق کے
اصلاح کرنے والا۔ مدت مدید سے دو فرقے وجودی و شہودی باہم سخت تنازع رکھتے تھے۔ آخرش
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ادلہ قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہر دو فریق کے مسائل و عقاید پر معقولانہ
بحث کر کے مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود کو صاف و سہل کر دیا۔ اور ہر دو فریق کی صلح کرائی۔
چنانچہ مکتوبات کے ناظرین پر روشن ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ مراقبہ مین تھے یکایک خدا کی طرف سے یہہ الہام ہوا غَفَرْتُ لَكَ
وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔
یعنے تجھکو اور تیرے وسیلہ دارون مریدون کو مینے بخشدیا ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن حضرت محمد نعمان (یہہ آپکے خلیفۂ خاص ہے) کو زیارت جناب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہوئی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر محمد نعمان سے کہدے کہ شیخ احمد کا مقبول

ہمارا مقبول ہے شیخ صاحب کا مردود ہمارا مردود ہے - اور ہمارا مقبول یا مردود خدا کا مقبول یا مردود ہے -

نقل ہے - کہ ایک شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا ایک دن مطالعہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کر رہا تھا کہ امیر معاویہ کے تعریف و توصیف کا مقام پڑھکر بیزار ہوا اور مکتوبات شریف کو بہت سختی و غصہ سے زمین پر مارا اوسی رات کو خواب مین دیکھا کہ حضرت شیخ امام ربانی علیہ الرحمۃ آئے اور کان سے پکڑ کر فرمایا کہ اے نادان میری کلام پر غصہ و معترض ہے - چل تجھکو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے پاس لیجلون - چنانچہ امام ربانی گھسیٹ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس مین کھڑے ہو کر عرض کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی باب مین یہہ شخص مجہپر معترض ہے - اور غصہ سے زمین پر کتاب کو پھینکدیا ہے - اور حضرت علی نے فرمایا کہ اے شخص خبردار اصحاب نبوی کے حق مین کبھی کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ کہنا اور نہ عداوت کرنا - یہہ شخص معترض چونکہ نہایت ضدی تھا اسلئے یہہ کلام حضرت علی کی سُنکر متوہم ہوا اور اوسکے تردید پر مستعد ہوا حضرت علی نے فرمایا کہ یہہ شخص تو بدظن سنگدل ہے اسکے سینہ پر ایک دھپڑ لگاؤ تاکہ اوس کا سینہ صاف ہو اور توبہ کرے - چنانچہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے زور سے اوسکے سینہ پر دھپڑ لگایا فوراً اوسنے توبہ کی - جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ ضرب سینہ پر موجود تھی - فی الفور بحضور جناب شیخ احمد صاحب تائب ہو کر مرید صادق بنگیا -

نقل ہے - کہ ایک دن ایک شخص کو آپنے سفر کو روانہ کر کے فرمایا کہ اگر راستہ مین کوئی مصیبت و مشکل آن پڑے تو مجھکو یاد کرلینا جب وہ سفر مین ایک بیابان مین پہونچا تو ناگاہ ایک شیر ببر بہت غصہ سے نکلا اور حملہ کرنے پر مستعد ہوا فوراً اوسنے آپکا نام پاک زبان پر لایا تو آپ اوسی وقت حاضر ہوئے اور آپنے اوس شیر کو بھگا دیا اور اوس مسافر کو معہ قافلہ کے نجات دلا کر سیدھا راستہ پر چلا یا -

نقل ہے - کہ جو شخص میری طریقہ مین بالواسطہ یا بلاواسطہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوگا اون سب کو خدانے میری پیش نظر کردیا ہے - اگر چاہون تو ہر ایک کا نام و مقام بتادون - اور آپنے فرمایا ہے کہ مجھکو بشارت ہوئی ہے کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑھیگا اوس میت کو بخشدونگا - آپنے فرمایا کہ جو جو کمالات کہ نوع بشر کے لئے آیندہ ممکن ہین وہ خدانے اس عاجز کو عنایت کئے ہین -

باستثنار کمالات نبوۃ آپ گیارہوین صدی کے مجدد دین - اور صاحب روضتہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت شیخ احمد علیہ الرحمتہ کے دو خارق اعظم صفحہ ہستی پہ رہگئے ہین - ایک تو آپ کے مکتوبات شریف - دوم آپ کی اولاد پاک - اگر زیادہ آپ کے حالات کی ضرورت ہو تو رسالہ مقامات امام ربانی اردو مطبوعہ دہلی مین پڑھو - آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۱۴ - ماہ شوال ۹۷۱ھ روز جمعہ ہے اور وفات شریف بروز سہ شنبہ بتاریخ ۲۶ - ماہ صفر ۱۰۳۴ھ ہوئی - عمر شریف آپکی ۶۳ برس ہے - مزار شریف آپکا سرہند شریف مین ہے - مادہ تاریخ ولادت - اشرف نقیبں ہے (۹۷۱ھ) - مادہ تاریخ وفات احمد صراط المستقیم ہے (۱۰۳۴ھ) - +

(۲۷) عفت و عصمت طہارت پارسائی اتقا + کر عطا معصوم از سہو و خطا کیو اسطے

فائدہ - اسم شریف آپکا خواجہ محمد معصوم ہے علیہ الرحمتہ - اور لقب آپکا عروۃ الوثقی اور آپ فرزند ثالث شیخ احمد علیہ الرحمتہ ہین - نسبت شریف آپکا از راہ اجداد امجاد گیارہ واسطہ سے سلطان فرخ بادشاہ کابل تک پہونچتا ہے - اور انیس (۱۹) واسطہ سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے - مقام آپکا بوجہ علو استعداد در ولایت محمدی المشرب تہے - ۱۶ برس کی عمر تک جملہ علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علم باطنی مین آپ سب بہائیون مین سے سبقت لیگئے - یہانتک کہ آپ کے والد ماجد نے باوجود صغر سنی و کم عمری کے اپنے مریدون کی تربیت فرمانے کی اجازت فرمائی - آپ کے مریدون کی تعداد نو لاکھ سے زیادہ تھی - اور سات ہزار آپکے خلیفہ تھے - اور میر محمد بدخشانی اپنی کتاب تذکرۃ المشائخ معصومہ مین تحریر فرماتے ہین - کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ مین ایک لڑکا مر گیا اور اوسکے والدین بوجہ غلو و افراط محبت بہت ہی جزع و فزع و گریہ و زاری کرتے تھے یہانتک کہ اونکا حال ابتر ہو گیا - وہ گریان و نالان آپکے پاس آئے حضور نے نہایت الحاح و تضرع سے ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی خدا نے قبول فرمائی وہ بچہ زندہ ہو گیا -

نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک شخص کہین تجارت کو گیا اتفاقاً مع مال و اسباب جہاز پر سوار ہوا اور جہاز ہلاکت و گرداب مین آگیا - جب غرق ہونے پر پہونچا تو حضرت شیخ محمد معصوم علیہ الرحمتہ کو یاد کر کے ایکہزار روپیہ نذر رکھا اوسی وقت ایک اور طرف سے ہوا چلی تو وہ جہاز بہ صحت و سلامتی تلاطم سے

باہر ہوگیا۔ اور منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ جب وہ شخص آپ کے پاس آیا تو پانچسو روپیہ نذر پیش کیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اوس تباہی و غرقابی مین تو ہزار روپیہ اور اب پانچسو روپیہ وعدہ کا ایفاء واجب ہے۔ وہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ہزار پورا نذر کرکے معافی چاہی۔ +

نقل ہے۔ کہ شاہجہان آپ کی خدمت مین حاضر ہونے کی بہت ہی استدعا کرتا تھا۔ مگر آپ نے قبول نفرمایا۔ اور عالمگیر بادشاہ آپکا مرید ہوا مگر دولت صحبت آپ کی بھی اوسکو نصیب نہوئی۔ +

نقل ہے۔ کہ محمد صدیق صاحب پشاوری کہتے ہین کہ دو بار بوقت مصیبت مینے آپکو یاد کیا آپ فوراً تشریف لائے اور اوس مصیبت سے رہائی دلوائی۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے محمد معصوم کو خلعت قبولیت عطا فرمایا ہے۔ اور آپ کی مٹی کا خمیر بقیہ خمیر طینت جناب حبیب حق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۰۰۹ھ مین ہوئی اور وفات شریف آپ کی سنہ ۱۰۷۹ھ بتاریخ ۹۔ ربیع الاول یا ایکہزار او ناسی ہے۔ عمر شریف آپ کی ۷۱ یا ۷۲ سال تھی۔ بلفظ مادۂ تاریخ ولادت۔ یار حق مخدوم ہے۔ اور بلفظ مادۂ تاریخ وفات زاہد غنی ہے۔ مزار شریف آپکا سرہند شریف مین ہے۔ ضرور ہی دیکھو۔ +

(۲۸) خاتمہ بالخیر و با ایمان میرا کیجیو + حجۃ اللہ آن امام اتقیا کیواسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا حجۃ اللہ اور لقب نقشبند ثانی اور خرقۂ خلافت اپنے والد ماجد شیخ محمد معصوم سے پایا اور علم ظاہری و باطنی مین یکتا تھے اور فقر و زہد و تقویٰ مین خوب مضبوط و ثابت قدم تھے۔ جب آپ حج بیت اللہ کیطرف روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ ۲۵ ہزار حاجی روانہ ہوئے کل کا خرچ و زاد سفر آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اوس قافلہ مین چند روافضی بطور تقیہ داخل تھے حضور کو خدا نے مطلع کردیا۔ آپنے فرمایا کہ کئی لوگ ایسے ہمارے قافلہ میں ہین کہ ظاہر اونکا صاف اور باطن اونکا ناپاک ہے۔ اوسی اثناء مین باد مخالف سے جہاز گھوم کر یمن کیطرف متوجہ ہوکر ایک کنارہ پر پہونچ گئے۔ اوس جگہ پر قوم خوارج ترقی پر تھے۔ اونہون نے حسد و عداوت کو اس حد تک بڑہایا کہ قتال و جدال تک نوبت آئی۔ جب بہت ہی تکلیف پہونچی تو آپنے دعا فرمائی۔ فی الفور خدا نے قبول کرلی۔ چنانچہ ۱۲ علماء وغیرہ کو خواب مین دیکھا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہین اور سب اقوام خوارج و روافض کو طلب کرکے فرمایا کہ

نہایت افسوس ہے کہ اہلِ بیت کے ساتھ الفت اور خلیفۂ پیغمبر سے عداوت - چند کس کو فرمایا کہ اونکو مارو
جب خواب سے بیدار ہوئے تو زدوکوب کا اثر بدنون پر موجود تھا - پس بعد از قدرے گفتگو کے
وہ علما وغیرہ تائب ہوکر مرید ہوگئے - وفات شریف آپ کی ۲۹ محرم ۱۱۱۴ھ - مزار مبارک آپکا
سرہند شریف - اور لفظ مادۂ تاریخ وفات - موا نقشبند ثانی ہے - ۱۱۱۴ھ +

(۲۹) کون ہے تجھ بن میرا جیسا ہون نیسان تو ہے تیرا + رحم مجھپر زبیرؒ اولیا کیواسطے

فایدہ - اسم شریف آپکا محمد زبیرؒ ہے - آپ نبیرہ و خلیفۂ نقشبند ثانی ہین - آپکو خدا نے
دولت دنیا و دین عطا کی تہی - آپ کے وقت کے امرا وغیرہ سب آپ کے معتقد و مرید تھے - وظیفہ
دائمی آپ کا یہہ تھا - ۲۴ ہزار کلمہ طیبہ - ۱۵ ہزار اسم ذات - اور صلواۃ الاوابین اور ۱۰۰۰ ہزار
کلمہ شریف - اور نماز تہجد مین چھہ بار سورۂ یٰس - اور بعد از قیلولہ دو رکعت پڑہتے جنمین قران مجید
ختم کرتے - بعد از عصر درس حدیث و تصوّف فرماتے - وفات شریف آپ کی بروز چارشنبہ بتاریخ
۴ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ مین ہوئی - مزار شریف آپکا سرہند شریف - لفظ مادۂ تاریخ وفات - مشتاق
محمد زبیرؒ ہے - ۱۱۵۲ھ +

(۳۰) روئے انوار خوئے والا جند اصد مرحبا + خواجہ قطب الدّین اشرف مہ لقا کیواسطے

فایدہ - آپکا نام نامی بشاہ قطب الدّین بخاری اور معروف بہ محمد اشرف اور
لقب آپکا حمید حسین ہے - ولادت آپ کی ملک ماوراء النہر مین ہے - آپ خلیفۂ اکبر
ہین خواجہ زبیرؒ علیہ الرحمۃ کے علاوہ مجاہدہ و ریاضت باطنی کے آپ عالم حدیث و فقہ و
تفسیر وغیرہ تھے اور درس بھی فرمایا کرتے تھے - آپنے سرہند شریف مین آکر علم باطنی حاصل کیا اور بعد از
انتقال اپنے پیر روشنضمیر کی مسند خلافت پر بیٹھے - کچھہ عرصہ تک سرہند شریف مین مقیم رہے - بعد از مدت
مدید کے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ناحق شروع ہوگیا - یہانتک خواجہ قطب الدین
کی غیرت و رنجیدگی سے سرہند فناہ و تباہ ہوگیا - اسی واسطے امام رفیع الدّین صاحب کو بانی سرہند
کہتے ہین اور خواجہ قطب الدین صاحب کو فانی سرہند کہتے ہین - چھہ برس تک سرہند مین لرزہ و زلزلہ رہا -

آپ نے وہان سے رخصت ہوکر گیارہوین صدی مین مدینہ منورہ قیام فرمایا۔ آپ کی وفات ۱۱- رجب ۱۰۸۰ھ مین ہوئی۔ اور مزار پاک آپکا آدم بنوری و خواجہ محمد پارسا کے پاس مدینہ منورہ مین ہے۔ اور آب سقف روضہ عثمانی کا آپ کے مرقد پر گرتا ہے۔ لفظ تاریخی یہہ ہے۔ ظفر ۱۰۸۰ھ ہے۔ +

(۳۱) دل کی حسرت ہے یہی اور التجا میری یہی + ہو جمال اللہ کا حاصل گدا کیواسطے

فایدہ- اسم شریف آپکا سید حافظ جمال اللہ صاحب بن سید محمد درویش صاحب ہے۔ نسب نامہ آپکا حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ بخارا شریف سے آپ سپاہیانہ لباس مین آئے۔ اور سرہند شریف مین قیام فرمایا۔ مگر اس سے پہلے وہ عملیات و قصاید خوانی کرتے اور تلوار باندھ کر ملک کی سیر و سیاحت کیا کرتے۔ اور علم ظاہر بھی حاصل تھا۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ جب سرہند شریف پہونچے تو جناب خواجہ محمد اشرف صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی بعد از ویرانی سرہند کے رامپور المعروف بہ مصطفےٰ آباد تشریف لیگئے۔ آپ عیال نہ رکھتے تھے۔ آپکے بعد تین خلیفہ رہے۔ اول شیخ صحرائی علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ شاہ درگاہی رامپوری۔ سیوم شاہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری۔ وفات آپ کی تین یا چار ماہ صفر ۱۲۰۹ھ مین ہوئی۔ مرقد آپ کا رامپور متصل دروازہ عیدگاہ۔ لفظ مادۂ تاریخ- منظر جیا ۱۲۰۹ھ ہے۔ +

(۳۲) مرض دل بڑھتا گیا ہے اب تو اے عیسےٰ میرے + کردوا ہو و شفا طالب شفا کیواسطے

فایدہ- اسم شریف آپکا محمد عیسےٰ ولادت آپ کی موضع جودہ علاقہ ملتان مین ہے۔ آپ خلیفہ اکبر و مقرب خاص ہین حضرت حافظ جمال اللہ صاحب کے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے۔ اور علم ظاہری باطنی مین بے نظیر تھے۔ آپ ہر روز حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ چند عرصہ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت فیض درجت مین رہکر تاج خلافت پایا۔ اور گنڈاپور ضلع جون مین اقامت پذیر ہوئے۔ آپ کے تین فرزند تھے۔ ایک خواجہ پیر محمد صاحب دوم خواجہ جان محمد صاحب سیوم علی محمد صاحب علیہم الرحمۃ۔ بعد از وفات پدر عالیقدر خود مسند

مشیخت پر خواجہ جان محمد صاحب بیٹھے۔ وفات آپ کی ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۲۰؁ھ مرقد شریف آپکا موضع گنڈاپور مین ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکا۔ منظفر ۱۲۲۰؁ھ ہے۔ +

(۳۳) شیخِ عالم قطب اعظم غوث وفیاض زمان + فیضِ اللہ فیض دہ شاہ وگدا کیواسطے

فائدہ۔ ولادت باسعادت آپ کی ملکِ تیراہ افغانستان مین ہے۔ فیض حقیقی ذخرائن مخفی آپ نے حضرت خواجہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری سے حاصل کیا۔ اور بعد از خدمت وریاضت کثیرہ کے خرقہ خلافت بھی آپکو عطا کیا گیا۔ آپ سپہ گری مین ملازم تھے۔ تنخواہ کے علاوہ جو کچھہ موجود ہوتا فقراو درویشون کو خیرات وصدقات دیا کرتے۔ ایکدن آپکا پہرہ ایک برج پر تھا۔ اور آپ ایک وقت کھڑے تھے کہ ناگاہ حضرت سید حافظ جمال صاحب شکار کھیلتے کھیلتے اوس طرف سے گذرے۔ اور آپ کی نظر کیمیا اثر حضرت فیض اللہ پر پڑی تو یہہ حضرت سخت بیہوش ہوگئے۔ حضرت حافظ صاحب آپ کو کمال محبت سے اپنے ساتھہ لیکر گھر لے گئے اور چند مدت کے بعد آپکو حضرت محمد عیسےٰ صاحب اپنے خلیفہ خاص کے سپرد کرکے خود رخصت فرما گئے۔ +

نقل ہے۔ کہ ایکدن خواجہ محمد عیسےٰ صاحب نے فرمایا کہ اے فیض اللہ چلو تمکو خواجہ خضر علیہ السلام کی زیارت کرائین۔ آپنے فرمایا کہ بے ادبی معاف میرے خضر تو آپ ہی ہین جو کچھہ مجھے پہنچیگا۔ تو آپ ہی کے ذریعہ وسیلہ پہنچے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہین مبادا ایسا نہو کہ اون کی جلالت مجھپر غالب آجائے اور آپکو کہین بنظر حقارت دیکھون۔ اس خوش اعتقادی سے آپ بہت ہی خوش ہوے اور آپ اس قدر محو ہوے کہ گریہ نمودار ہوا۔ اسی اثنا مین خواجہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمۃ نے آپکو بغل مین لیکر خوب معانقہ کیا اور منزل مقصود تک پہونچا دیا۔ اور آپکو فرمایا کہ یہان سے چلے جاؤ کہ سلطنت کفار ہونے والی ہے۔ +

نقل ہے۔ کہ ایک دن آپ ایک راستہ مین تھکان کی وجہ سے بیٹھ گئے اور وہان پر ایک خشک درخت کہنہ بھی تھا۔ چند اشخاص مسافر اوس طرف سے گذرے تو اون مین ایک نے کہا کہ یہہ کون شخص ہے۔ دوسرے نے کہا کہ کوئی فقیر درویش ہوگا کسی نے جواب دیا کہ اگر فقیر ہوتا تو کیا یہہ درخت سبز ہوجاتا حضرت فیض احمد صاحب نے دعا فرمائی تو وہ درخت فوراً سبز بھی ہوا اور پھل پھول بھی اوسکو لگ گئے۔ پس آپنے وہین پر قیام

اور ہزارہا لوگ آپ کے طالب و مرید ہوئے - اور پہلے پہل آپ باباجی تیراہی مشہور ہوگئے - آپ کی وفات شریف بتاریخ ۸ - ربیع الاول ۱۲۴۵ھ - مزار شریف آپکا موضع تینی شریف ملک تیراہ مین ہے -
مادۂ تاریخ وفات آپکا - در منظومہ ہے - ۱۲۴۵ھ +

(۳۴) معدن علم و ہدایت مظہرِ نور خدا + خواجہ نور محمد باصفا کیواسطے

فائدہ - اسم شریف آپکا خواجہ نور محمد صاحب المعروف باباجی تیراہی ہے - آپ نے فیض باطنی اپنے والد ماجد حضرت فیض اللہ صاحب سے حاصل کیا - اور بعد از انتقال پدرِ عالیقدر کے مسندِ خلافت پر بیٹھے - جب جملہ اطراف و اکناف سے خلقت جوق در جوق آنے لگی اور علماء و فضلا داخل طریقت ہوتے گئے تو لوگون کو بوجہ ملک یاغستان راستہ مین بہت ہی تکلیف ہوتی تھی - آپ نے اپنے موضع تیرئی شریف سے ڈیرہ اٹھاکر بمعہ اہل و عیال - اسباب و مال موضع چورہ شریف ملک چنداول مین جائے گزین ہوئے - ولادت شریف آپ کی ملک تیراہ ہے اور آپکے چار صاحبزادہ باکمال تھے - اول خواجہ احمد گل صاحب علیہ الرحمۃ - دوم خواجہ فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ - سیوم خواجہ دین محمد صاحب دام فیضہٗ - چہارم شاہ محمد صاحب علیہ الرحمۃ - یہہ ہر چہار حضرات اپنے والد ماجد کے بعد مسندِ خلافت پر بیٹھے - آپ کے انتقال کے وقت آپکے پاس جنابہ حضرت شیخ الشیوخ مرشدنا ہادینا حضرت فقیر محمد صاحب موجود تھے اور سر مبارک باباجی صاحب کا حضرت صاحبزادہ دوم کی زانو مبارک پر تھا - اور انہون نے بدستِ خود تجہیز و تکفین کی اور غسل بھی دیا - اور اپنے ہاتھ مبارک سے حضرت باباجی کو لحدِ شریف مین لٹایا - اور جو کچھہ جناب خواجہ نور محمد صاحب کا فیض باطنی اور خزانہ مخفی تھا وہ اسی وقت حضرت فقیر محمد صاحب کو عطا کیا گیا - آپ کی وفات کے بعد خلفا مین سے چار خلفے اعظم و مشہور تھے - اول خواجہ انور صاحب خشکی دوم خواجہ شاہ نامدار نہتیالوی المعروف ہادی صاحب - سیوم خواجہ محمد امین صاحب ہوشیارپوری - چہارم خواجہ حافظ عبداللطیف صاحب سکنہ قصبہ خوانی - +

نقل ہے - کہ ایک دن ایک درویش نے عرض کی کہ باباجی صاحب کیا سبب ہے کہ اور لوگ صدہا ریاضات و مجاہدات کرکے بھی اس قدر جوش عشق و جذب و فیض نہین حاصل کرتے جس قدر حضور کے خدام

چند روز مین حاصل کر لیتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ دوست۔ باپ یا اولاد اوس شخص کے تنگدست و محتاج ہوتے ہین جنکا باپ یا رفیق غریب و مفلس ہو۔ اور جنکا باپ رفیق مالدار ہو اونکو زیادہ تر خلوص و محبت کی ضرورت ہے محنت کی چندان حاجت نہین۔ آپ کی عمر شریف ایکسو ساٹھ برس کہتے ہین۔ اور وفات آپ کی ۱۲۔ شعبان ۸۸۶ھ۔ مزار شریف موضع چوڑہ شریف۔ لفظ مادۂ تاریخ وفات غفور ۸۸۶ھ ہے۔

(۳۵) زبدۂ ابدالِ دوران تاجِ فقراءِ جہان ✦ آن فقیر محمد و صاحب ہُدیٰ کیواسطے

حاجی گل از گلستان رسولِ کردگار ✦ واقف سرِ علا قدر و قضا کیواسطے

فائدہ۔ جناب سلطان العارفین قدوۃ السالکین زبدۃ العابدین تاج الاولیا فخر الاتقیا۔ سرچشمۂ کمالات مجموعۂ خوارق و کرامات مقبول سرمد محبوب صمد امامنا مرشدنا ھادینا شیخنا حضرت باجی فقیر محمد صاحب لہذائی علیہ الرحمۃ۔

علم ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور ایام صغر سنی سے آپ ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت مین ازحد مصروف و مشغول رہتے تھے۔ اور قطع ماسوای اللہ کا طریق آپکو پہلے ہی مرغوب و پسند تھا آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ بہت ہی محبت و رابطہ و اطاعت کا طریقہ رکھا کرتے تھے۔ یہانتک کہ خورد و آشام فرشت و برخاست و گفتگوی وغیرہ مین بالکل متحد الاوصاف تھے۔ اور آپکا نسب نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے

نسب نامہ یہ ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف فرخ شاہ کابلی بن نصر الدین بن محمود المعروف بہ نشیمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی بن ٹھان محمد سعود بن عبد اللہ الواعظ الاصغر بن عبد اللہ الواعظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن

عبداللہ بن عمر بن الخطاب بن امعاج بن عبد المناف الخ - اسکی صحت کا تو مجھے ادعا نہین کیونکہ
مینے یہہ دوسری کتابون سے نقل کیا ہے - اگر کسی صاحب کو غلطی معلوم ہوجاوے - تو وہ اپنے طرف سے
تصیح کر کے شائع کردیوے - غرضکہ خدا نے حضرت قبلہ عالم علیہ رحمۃ کو وہ کمالات عطا فرمائے تہے
کہ آپ کے وقت مین اور دوسروں کو بہت کم عطا ہوئے تہے - قران کریم کے اسرار و نکات آپکو ایسے
معلوم تہے کہ دیگر اہل علم کو اونکا سمجہنا دشوار تہا - آپ کو قران مجید کی ہر ایک کی خواص و فواید جدا جدا
معلوم تہے آپ اپنے وقت مین مرجع اہل اللہ تہے - بروز ولادت آپ اپنی والدہ کا شیر نہ پیتے تہے ہر چند کوشش کیگئی
مگر نہ پیا اتنی ہین آپکے دادا صاحب تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ یہہ تو اپنا حصہ ابہی طلب کرتا ہے - آپ نے اوسی وقت اپنی زبان
مبارک اونکی دہن مبارک مین ڈالدی اور لعاب دہن پلایا - بعد ازان آپ نے دودہ پیا -
کرامات آپ کی بیشمار ہین - جو کہ خلفا موجودین سے معلوم ہوسکتے ہین - آپ کا فرمان ہے
کہ جو کوئی ہمارے کسی مرید صادق دوست مخلص کو ناحق کسی قسم کی تکلیف و ایذا دیوے گا تو خدا اسکو
ایسا شرمندہ و ذلیل کریگا کہ لوگ دیکھ لینگے - چنانچہ راقم الحروف نے اسکا تجربہ بارہا کیا بعینہ ویسا نکلا
جیسا کہ فرمایا تہا - آپ اپنے احباب کو اکثر یہہ حدیث قدسی فرماکر تنبیہ و خبردار کرتے تہے مَن
لَمْ یَرضَ بِقَضَائِی وَلَمْ یَصبِر عَلٰی بَلَائِی وَلَمْ یَشکُر عَلٰی نَعمَائِی وَلَمْ یَقنَعْ
بِعَطَائِی فَلیَطلُبْ رَبًّا سِوَائِی - یعنے جو شخص ہمارے فرمان و حکم پر راضی نہین اور
ہماری بلاؤن پر صابر نہین - اور ہماری نعمتون پر شاکر نہین - ہماری عطیہ پر قانع نہین پس وہ ایسا
شخص ڈھونڈھ لیوے کسی اور خدا کو میرے سوا - اور آپ اکثر فرمایا کرتے تہے کہ باطن درست کرو
کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطنی سے ہی نجات ملسکتی ہے - مگر ظاہر کا لحاظ بھی ضروری رکھو - کیونکہ
باطن کی درستگی وصحت کی علامت ہی ظاہری اعمال ہین - اَلظَّاہِرُ عُنوَانُ البَاطِنِ - آپ
فرمایا کرتے تہے کہ خدا کو خدا کے لئے یاد کرو - اور پیار کرو - نہ اپنے کسی مقصد کے لئے - کیونکہ مقصد کے
لئے یاد کرنا صرف مقصد کی ہی یاد ہے - خدا کی یاد بے غرض چاہئے - یہی معنے ہین للہ کے . . . .

. . . .

نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک صوبہ دار[1] نے عرض کی کہ یا حضرت میری عمر حد شباب سے تجاوز کرگئی
ہے اور ابتک میرے گہر مین اولاد نہین ہوئی آپ للہ رحم کرین اور دعا فرماوین کہ خدا اس آخری وقت مین

[1] حسن دین ساکن موضع نوشہرہ کے ہا

کچھا ولاد نرینہ عطا فرماوے - آپ نے ایک تعویذ دیا - اور دعا فرمائی - اور اوسی وقت فرمایا کہ ہمارا مالک تمکو لڑکا عطا کریگا تو اوسکا نام عبد اللطیف رکھنا - چنانچہ سال آیندہ جب حضرت دوبارہ تشریف لے گئے تو اوس صوبہ دار نے ایک بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہہ وہی ہے جسکا نام عبد اللطیف آپنے رکھا ہے - جو آپ کی دعا سے خدا نے عنایت کیا ہے -

ایک دفعہ کسی صاحب نے بطور شکوہ و شکایت عرض کی کہ یا حضرت آپ کی خدمت اقدس مین کئی احباب و خدام برسون سے حاضر ہین - اور حتی الامکان ریاضت و مجاہدہ بھی کرتے ہین - اون پر آپنے تا حال ایسی نظر مرحمت نہین فرمائی - جیسے کہ حضرت حافظ جماعت علی صاحب پر فرمائی ہے - کیونکہ ایک ہفتہ مین اونکو آپنے صاحب ارشاد بنا دیا ہے - آپنے جوابدیا کہ فقیر کے پاس خدا نے سب کچھہ دیا ہے - مگر اپنی اپنی قسمت ہے - مین کیا کرتا - یہہ شخص چراغ بھی خود ہی لایا اور بتی بھی ساتھہ ہی لایا - اور آگ و تیل بھی ساتھہ موجود تھا - سب کچھہ عمدہ تیار تھا - مینے صرف جلانے کی محنت کی ہے - خدا نے روشن کر دیا ہے ع ہر اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا - آپ کے خلفاء بھی علاوہ آپ کی اولاد کے بہت ہین مگر مشہور زیادہ یہہ ہین : - حضرت سید حافظ حاجی مولوی جماعت علیشاہ صاحب علی پوری - اور حضرت سید جماعت علیشاہ ثانی علی پوری - حضرت غلام محی الدین صاحب بھاولی جناب حافظ عبد الکریم صاحب ساکن راولپنڈی جناب مولوی حسن محمد صاحب گجراتی - حضرت غلام نبی صاحب قریشی ازمک - حضرت مولوی غلام محمد صاحب بگھی والی - حافظ فتح دین صاحب رنگ پوری - وغیرہ وغیرہ مجھے ان ہی حضرات کا علم ہے اگر اور حضرات بھی ہون تو مین معافی کا خواہان ہون کہ اونکا نام نامی درج کرنے سے معذور رہون کیونکہ مجھے اونکا علم ہی نہین -

آپکا معمول تھا کہ آپ لباس سادہ نیلگون و سیاہ اکثر پہنتے - انگرکھا سیاہ - پاجامہ سفید - کلاہ مبارک لونگی خط دار کبھی اوسپر سبز دستار ہوتی تھی - سر پر کبھی لونگی کبھی چادر اوڑتے تھے - پاؤن مین پاپوش پٹھوہاری پہنا کرتے تھے - ہاتھہ مبارک مین عصا ہمیشہ رکھا کرتے - آپ کی طبیعت ایسی پاک تھی کہ تصنع و ریا و تکلف سے سخت متنفر تھے - عجب و غرور و فخر و خود بینی وغیرہ آپ کے نزدیک نہ آیا تھا - متانت و تمکنت آپ کے اندر اس قدر کوٹ کوٹ بھری تھی کہ اگر کوئی شخص دنیا مین مردہ چلتے پھرتے دیکھنا چاہتا تو آپکو دیکھ لیتا - آپ کی طبیعت مین اس قدر جلال تھا کہ سالہا سال کسی پر

غصہ و ناراض نہوتے۔ تحمل و سکون و بردباری مین بے نظیر تھے۔ آپ خود بھی سکوت فرماتے اور دوسرے احباب کو بھی خاموشی کی ترغیب فرماتے۔ باوجود آنکہ آپ کی مجلس مین ہر قسم کے علما و امراء وغیرہ موجود رہتے مگر سب پر ایک ایسی ہیبت و رعب چھایا رہتا کہ کسی کو لب کشائی کی جرٔت نہ تھی۔ جو شخص آپ کی خدمت مین بیٹھ جاتا پھر دل اوٹھنے کو نہ چاہتا۔ باوجود خوش خلق و نرم طبع ہونے کے آپ بارعب و باہیبت معلوم ہوتے تھے ؎ ہیبت حق است و این از خلق نیست +

آپ اپنی بیماری وغیرہ کا حال حتی الامکان اوروں پر ظاہر نکرتے تھے۔ جو شخص صدق دل سے حلقہ مین حاضر ہوتا تو وہ فوراً عاشق صادق بنکر جان تک قربان کرتا۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی خمیری روٹی دکھچڑی آپ کو مرغوب تھی۔ مرچ سرخ سے اور میوہ سے طبعی نفرت تھی۔ کسی خاص چیز کے آپ عادی و خوگر نہ تھے۔ جو کچھ وقت پر حاضر و موجود ہوتا وہ برضا و رغبت تناول فرما لیتے۔ آپنے آخری عمر مین احباب راولپنڈی کے اصرار سے چاء شیرین پینا شروع کر دی تھی۔ ایام سردی مین آپ تین تین یاد تک پانی نہ پیتے۔ آپ ہمیشہ پاکیزہ و صفا چیزون کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ اکثر شب بیداری مین رہا کرتے۔ آپ کی خواب بھی مراقبہ ہی ہوتا تھا۔ جب کبھی رات کو دیکھا گیا تو بیدار ہی ہوتے۔ آپ جب لیٹتے تو سر سے پاؤن تک اپنی لونگی سیاہ اوڑھ لیتے۔ جنکی زیارت سے خدا یاد آتا ہے۔ وہ آپ ہی تھے۔ آپ دراصل مجذوب سالک تھے۔ معمول و اشغال آپکا یہہ تھا کہ بعد از نماز صبح تا طلوع آفتاب مراقب رہتے۔ بعد ازان قرآن شریف کی تلاوت بقدر دو یا اڑھائی سپارہ فرماتے تھے۔ اوسکے بعد آپ ختم شریف بذات خود پڑھا کرتے۔ بعد از تناول طعام چند لمحہ قیلولہ فرماتے۔ بعد از قیلولہ نماز ظہر پڑھتے اکثر ایسی وضو سے نماز عشا بھی پڑھ لیتے تھے۔ اور بعد ظہر بھی تلاوت فرماتے۔ بعد ازان اون لوگون کیطرف جو سائل و معروض گذار ہوتے تھے متوجہ ہوتے۔ کسی کے حق مین دعا فرماتے۔ کسی کو تعویذ عنایت کرتے۔ کسیکو پانی دم کر کے پلاتے۔ پانی کا دم کرنا اکثر صبح کی سنت و فرض کے درمیانی وقت ہوتا تھا۔ اکثر مایوس العلاج آپکی دعا سے صحت یاب ہوئے۔ بعد از نماز عصر ختم شریف حضرت محمد معصوم علیہ الرحمہ کا پڑھا کرتے۔ وہ یہہ ہے۔ اول آخر درود شریف سو سو بار۔ درمیان اسم اعظم یعنے آیۂ کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پانچ سو مرتبہ۔ اور خاص خاص احباب کو بھی اسکی اجازت و تاکید فرماتے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ بعد از نماز مغرب کھانا تناول فرما کر نماز عشا اول وقت ادا فرما کر استراحت

فرماتے - اور بعد از صبح تا طلوع آفتاب اور بعد از عصر تا غروب کلام کرنے سے احتیاط فرماتے - اور آپ سفر مین ہمیشہ مسجد مین ہی قیام فرماتے تھے - اور خود بھی فرمایا کرتے کہ نہ میرا باپ دادا کسی کے گھر پر ٹھہرے - نہ مین کسی کے گھر پر ٹھہرتا ہون - اور فرماتے کہ مین خدا کا مہمان ہون خانہ خدا مین ٹھہرتا ہون -

ایک بار منشی غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری نے ایک مکان آپ کی خاطر نہد و سر دار دن سے لیکر اوسکی صفائی وغیرہ کا خرچ اپنی طرف سے کرکے خوب مکان تیار کرایا - آپ وہان پر پہونچے تو بصد مشکل ایک رات گذاری صبحکو اٹھکر فرمایا کہ دل کو بہت تنگی ہے - اسجگہہ مین نہین ٹھہرتا - احباب نے عرض کی کہ منشی صاحب نے نہایت محنت سے مکان صاف کرایا ہے - آپ بلا پرسش اوٹھکر مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم مین تشریف لے گئے اور وہان پر قیام فرمایا بعد ازان ہمیشہ وہان ہی سال بسال قیام فرماتے - بعدہٗ معلوم ہوا کہ جب سے وہ مکان تیار کیا گیا تھا تب سے اوسمین کوئی مسلمان نہ رہا تھا بلکہ ہمیشہ کفار ہی رہتے تھے - آپ کی ہاتھ مبارک مین عقیق کی تسبیح جو عمدہ کشادہ دانے والی ہو موجود رہتی - خاصکر جو تسبیح مکہ معظمہ سے آئی ہو وہ زیادہ پسند خاطر ہوتی - آپ سوائے چند لقمے قوت لایموت کے اور کسی چیز کیطرف راغب نہ تھے - آپ ذکر حق کو ہی غذا سمجھتے تھے - باوجود سو برس سے زیادہ عمر شریف پانے کے آپکا حلیہ مبارک نہایت ہی عمدہ اور بدستور تھا چہرہ مبارک گندم گون سُرخ تھا - بینی دراز - ریش مبارک کے بال سفید اور لمبے - جنپر آپ حنا لگایا کرتے تھے - سر مبارک کے بال بصورت زلف لمبے شانون تک معلق رہتے - قد مبارک نہایت ہی موزون اور لمبا کشادہ پیشانی - آپ کے بغلون مین پیدائش سے ہی بال نہ تھے - آپنے کبھی چہرہ مبارک پر استرہ نہین پھرایا - آپ سونے کے وقت ہمیشہ سرمہ لگایا کرتے - سرمہ طاق طاق سلایان لگاتے - آپ کی انگلیان مبارک باریک نہین سینہ مبارک کشادہ جسم بہت نرم - باوجود ضعف عمری کے بینائی و شنوائی مین کچھہ فرق نہ تھا - آپ جب بازار مین سے چلتے تو سر پہ لونگی اوڑکر چلتے - باوجود اس پیرانہ سالی کے چار چار میل پیدل چلتے اور جوانون سے آگے بڑھجاتے - سچ ہے ؎ قوت جبریل از مطبخ نبود ✤ بود از دیدار خلاق وجود ✤ ہمچنین بس قوت ابدالان حق ✤ ہم ز حق داد نہ از طعام و از طبق ✤ آپ گاہے گاہے کوئی شعر فتنوی خارسے بھی پڑھا کرتے - دیوان عبد الرحمٰن صاحب صوفی کا اکثر آپ کو یاد تھا - آپ کبھی کسی خیال مین بیٹھکر فرمایا کرتے - ہیہات - ہیہات - اور کبھی کبھی فرمایا کرتے - آخر فنا آخر فنا - آپ حلقہ کے وقت اکثر

یہہ اشعار پڑہا کرتے ؎ یا رسول اللہ انظر حالنا + یا حبیب اللہ اسمع قالنا + اننی
فی بحرِ ہمٍّ مغرق + خذ یدی سہّل لنا اشکالنا + کبھی یہہ پڑہتے ؎ ان
الرسول لنور یستضاء بہ + مہنّد من سیوف اللہ مسلول + کبھی کبھی یہہ
اشعار پڑہتے ؎ ہرچہ در کائنات می بینم + ہمہ را نور ذات می بینم + من کہ در ذاتِ او شدم
فانی + کے بسوئے صفات می بینم + آپ دوستون کو مخاطب فرماکر پڑہا کرتے ؎ ذکر کن ذکر تا
ترا جان است + پاکی دل ز ذکر رحمان است + کبھی یہہ پڑہا کرتے ؎ ہر دم خدا را یاد کن
دلہائے غمگین شاد کن + بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو + کبھی کبھی یون فرماتے ؎
غافلی کفر است پنہان در وجود آدمی + این چنین کافر شدن را حاجت زنار نیست + ایکدن
فرمایا کہ فقیر کے نزدیک دنیا وغیرہ کی وقعت وعزت مچھر کے پر کی برابر بھی نہین - آپ ہر ایک یار
دوست سے نہایت خلق ومحبت سے پیش آتے اور کبھی کبھی گلے بھی لگا لیتے - آپ نے کبھی کسی اپنے
غلام کو لفظ مرید سے یاد نفرمایا - بلکہ اس لفظ سے نفرت رکھتے تھے - چنانچہ ایک دن ایک صاحبزادہ
نے جو کہ آپ کے نبیرہ ہین فرمایا کہ فلان شخص ہمارا مرید ہے - آپ سخت ناراض ہوگئے صاحبزادہ صاحب
نے کہا کہ آپ تو آپ مجھپر ناراض ہین نماز پڑہنی چھوڑدی - لوگون نے کہا کہ نماز کیون چھوڑدی تو
جواب دیا کہ حضرت صاحب ناراض ہین تو نماز کا کیا فایدہ - نماز کی قبولیت تو آپ کی رضامندی پر
موقوف ہے - آخرش حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو خبر کردی گئی تو آپنے فرمایا کہ نہ میرے باپ دادا
نہ مینے کبھی کسیکو لفظ مرید سے پکارا تو کہان سے اسکے قابل ہوگیا - جاؤ - نماز پڑھو - آیندہ کسی
یار کو لفظ مرید سے نہ پکارنا - آپ کی کرامات کا تو شمار ہی نہین - آپ کی بڑی کرامت یہہ تھی کہ ہزارہا
بدمعاش بدخیال بدعقیدہ آپ کی برکت سے اپنی عادات وعقاید کو چھوڑکر پکے مسلمان بنجاتے یہہ
کرامت سب کرامتون سے بڑھکر ہے - ایک مرتبہ ایک سیدون کا گاؤن جسمین سوائے ایک دو
گھرون کے سب شیعہ تھے - آپ کے تشریف لانے سے وہ سب لوگ تائب ہوکر اہل سنت وصوفی
بن گئے - یہہ سب کچھہ ایک ہی دن وقوع مین آیا - وہی لوگ جو صحابہ کرام کو ہزار لعنتین بہیجا کرتے تھے
وہی مومن صادق وصوفی کامل بنگئے - اسی کو کہتے ہین کمال - یہہ ہے کرامت ع پلٹ دی
پھر اک آن مین اون کی کایا + کیونکہ قدیم سے مثل مشہور ہے - ع جبل گردد جبلت برنگردد +

یعنے پہاڑ کا ہل جانا مشکل نہین مگر عادات قدیمہ کا بدلنا مشکل ہے - چنانچہ العادۃ لا یردالا
بعدالموت کا بھی یہی مقصد ہے - مگر خدا نے اپنے دوستون مقربون کو یہہ طاقت بخشی ہے کہ
فاسقون فاجرون کو ایک ساعت مین عابد و زاہد بنا دیتے ہین - وہی زانی - چور شرابی بعد از توبہ
علاوہ پنجبہ نمازی ہونگے - تہجد گذار ہوجاتی اور بد کامون سے تا دم مرگ بچتے - اصل کرامت یہی ہے
جو دائم رہے - جس جگہہ آپ تشریف رکھتے وہان پر ہمیشہ خیر و برکت کے آثار موجود رہتے - چنانچہ
راولپنڈی محلہ لمیار مین میان وارث کی مسجد مین آپ ہمیشہ قیام فرماتے تھے - ایک دن اتفاقاً
بعد از مغرب مسجد کا دروازہ بند تھا چراغ کا گل گر گیا مسجد کے اندر جو نرم گاس کا فرش تھا وہ تمام
جل گیا - مگر جس جگہہ آپ تشریف رکھتے تھے وہان پہ ایک تنکا بھی نہ جلا - میان پیربخش صاحب ساکن
موضع گرجا متصل چھاونی راولپنڈی جو ایک معتبر بزرگ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے غلامون سے تھا
اوسنے بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین پانی نہ تھا کیونکہ پہاڑی زمین تھی دور دور سے پانی لاتے تھے
ایک دن حضرت قبلہ عالم حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت مین عرض کیا کہ زمین پتھریلی ہے پانی کی سخت
دقت ہے آپ نے اوسکو ایک خاص جگہہ بتا کر فرمایا کہ یہان پر کنواں نکالو - خدا پانی دیگا - چونکہ وہ
معتقد و مخلص تھا اُسنے اوسی جگہہ کنوان کھودوایا چار سو روپیہ صرف کیا پانی نہ نکلا - جب اوس کے
پاس پیسہ بھی نہ رہا تو سرکار انگریزی مین درخواست کر کے امدادی طور سے چار سو روپیہ اور لیا - وہ بھی
صرف کیا - مگر پانی نہ نکلا - جب نہایت مایوس ہوگیا تو حضرت قبلہ عالم دوبارہ تشریف آور ہوئے تو اس نے
مسجد مذکور مین رو کر عرض کی مجھے اور تو کوئی تکلیف نہین مگر لوگ طعن کر کے کہتے ہین کہ تیرے پیر اچھے
ہین جنہون نے تمکو برباد کر دیا - یہہ بات سُنکر آپ لیٹے تھے اوٹھکر حاضرین سے کہا کہ پیربخش کے حق
مین دعا کرو - آپنے بھی دعا کی - فرمایا میان پیربخش جاؤ گھبرامت خدا پانی دیگا - پیربخش جب اپنے
کنوئین کے پاس پہونچا تو بچے وہان پر جمع تھے - کنوئین مین پتھر پھینکتے تھے ایک بچے نے کہا کہ بابا پانی
آگیا ہے - پیربخش نے دیکھا تو کنوئین مین تہہ زمین سی ہو گئی اور پانی خوب جوش سے آرہا ہے گویا غیب سے
ایک نہر آرہی ہے - پھر پیربخش نے کہا کہ میرے دیکھتے دیکھتے وہ پانی کنارہ سے کچھ کم نیچے رہا باقی تمام پُر
ہوگیا - بعدہٗ پیربخش نے ہر چند کوشش کی کہ وہ پانی کچھ کم ہو تو کنوان پختہ بنایا جاوے مگر وہ پانی
خشک نہوا بلکہ وہ ترقی پر ہی رہا - کیون نہوتا وہ تو رحمت کا چشمہ تھا پانی بھی نہایت سرد اور میٹھا اور

اور پسند تھا - اور اِن ہی ایام مین ایک شخص محمد بخش نام نے خواب مین دیکھا کہ آپ حضرت قبلہ عالم باباجی
صاحب علیہ الرحمۃ بیراہ شریف سے وہ پانی لاکر اوس کنوئین مین ڈال رہے ہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ
امرتسر سے واپس ہوتے وقت موضع ڈیریانوالہ تحصیل رعیہ مین پہونچے - وہان پر ایک شخص قدیم خادم
ولی داد خان نے عرض کی کہ میرے گہر مین چھ لڑکیان ہین اور لڑکا ایک بھی نہین - آپنے قند سیاہ
پڑھکر دیا اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو کھلا دو اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارے گہر مین خدا لڑکا عنایت
کریگا - اوسکا نام محمد شریف رکھنا - چنانچہ سال آئیندہ جب تشریف لائے تو ولی داد خان نے وہ بچہ
حاضر کیا اور کہا کہ یہہ وہی بچہ ہے کہ جسکا نام آپنے محمد شریف رکھا ہے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موضع علی پور
سیدان حضرت شاہ صاحب کی زمین مین پانی نہ تھا آپ کی برادری نے صدہا روپیہ خرچ کرکے کنوئین
لگائے مگر پانی نہ نکلا - جب وہ لوگ مایوس ہوگئے تو اسی اثناء مین حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ تشریف لائے
تو سب لوگون نے پانی کے نہونے کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ اب لگاؤ خدا پانی دیگا - جب کنوان لگایا
تو خدا نے بے اندازہ بے حساب پانی دیا - حالانکہ اوسکے گرد نواح کے کنوئین اوسی طرح خشک رہے اور
اس کنوئین کا پانی باوجود جاری رہنے کے ایک خشت بھر پانی کم نہوا - خدا کی شان ہے کہ جس طرح آپ کی ذات
مبارک منظہر فیوض تھی اسی طرح آپ کی اولاد بھی بقول الولد سر لابیہ عام وخاص کے واسطے چشمۂ
فیض ہین - آپ کے پانچ صاحبزادہ تھے جنمین سے دو تو انتقال کر گئے تھے - اور تین صاحب کمال موجود ہین
اور دور دراز مثل علاقہ دھنی وکیمبی - وپٹھوہار وداوان - وجلندرال - وچکار - وپونچھ وکشمیر وکوہستان
وغیرہ مین آپکا فیض جاری ہے - اور تینون صاحبزادگان صاحب ارشاد ہین - ہزارہا لوگ اونکے فیوض
وبرکات سے حصہ لیتی ہے - اللہم زد وفزد - اب جو بڑے صاحبزادہ ہین اونکا اسم شریف احمد نبی
صاحب ہے - اونکے بعد دوسری کا نام حضرت سعید شاہ صاحب ہے اور تیسرے کا نام حضرت قادر شاہ صاحب
ہے - الحمد للہ کہ سب صاحبزادے صاحب یمنی واقبال ہین - اور سب صاحبزادے با اولاد ہین -
آپ چند روز علیل ہوئے اور بتاریخ ۹ محرم ۱۳۱۵ھ مابین ظہر وعصر کے انتقال فرمایا - آپ کی آخری
وصیت جو احباب کو فرمائی تھی یہہ ہے - (۱) جس جگہ جاؤ یارون مین حمد وشکر نہ چھوڑ جاؤ یعنی یارونکو بوجہ تکلیف کے
یہہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ شکر الحمد للہ پیر صاحب گئے (۲) یارونکو آپسمین حسد وکینہ نہ چاہئیے بلکہ جسکو خدا خیر وبرکت دے اس سے
مستفیض ہونا چاہئیے - (۳) سفر مین ذکر کو ہر حال مقدم رکھنا چاہئیے اگر ذکر مین کوئی قصور واقع ہو -

مین واقع ہو تو اوس جگہہ نہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ وہان کے لوگ فیض سے محروم رہینگے۔ (۴) یارون کے ساتھ سیر کے واسطے نہ جانا چاہئے جبتک وہ از حد خواہان نہون۔ (۵) پیر کو بلا انتظار و ملاقات یارون کے جانا بہتر ہے۔ تاکہ لوگون کو کسی قسم کا خیال بد پیدا نہو۔ خدا کی شان ہے کہ آپکی محبت و شفقت ہر ایک کی دل مین ابتدا ہی سے جاگیر تھی اور ہر ایک کے دل کو اول ہی سے تسخیر تھی اسیواسطے از راہ شفقت۔ کثرت محبت آپکا نام والدین نے حاجی گل بھی رکھا ہوا تھا اور اکثر اسی نام سے آپکو بلایا جاتا تھا۔ عمر شریف آپ کی غالباً ۰۰ ابرس تھی۔ مرقد شریف آپکا موضع چورہ شریف اور لفظ مادہ تاریخ وفات غفرلہ سنہ ۱۳۱۵ھ ہے ٭

(۳۶) حضرت شاہ جماعت علی ہون میری شفیع ٭ مصدر فیض و کرم نجم الہدیٰ کیواسطے

سید و حاجی و عالم حافظ و کامل فقیر ٭ منبع حلم و حیا نور و ضیا کیواسطے

وہ بہارستان احمد کی جو تازہ پھول ہین ٭ ہو فدا یہ جان و دل اُس خوش لقا کیواسطے

اس ولی کے زیر سایہ کھیو کونین مین ٭ نور چشم سیدہ خیر النساء کیواسطے

فائدہ۔ اسم شریف آپکا جماعت علیشاہ صاحب اور عرف حافظ جی صاحب ہے۔ آپ حافظ قرآن ہین۔ آپ حاجی بھی ہین۔ آپ سادات مین والدین کیطرف سے حسنی و حسینی ہین۔ آپنے قرآن مجید حافظ شہاب الدین صاحب علی پوری سے حفظ کیا ہے۔ اور کتب فارسیہ مولوی عبد الرشید صاحب سے پڑھین۔ اور ابتدائی کتابین مولوی عالم کی جماعت کی مولوی حافظ عبد الوہاب صاحب امرتسری سے پڑھین۔ بعد ازان مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی سے جو جماعت مولوی عالم کے مدرس تھے پڑھین اور مولانا مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی سے پڑھتے رہے۔ پھر سہارنپور مین مولوی محمد مظہر صاحب مدرس اول مظاہر علوم سے پڑھتے رہے۔ اور مولانا مولوی ادیب کامل مولانا مولوی فیض الحسن صاحب استاد الکل سے پڑھتے رہے۔ اور بعد ازان مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ کانپوری سے پڑھتے رہے۔ بعدہٗ مولانا فاضل کل مولوی احمد حسن صاحب کانپوری سے علم حاصل کیا۔ غرضکہ کتب معقول و منقول و تفسیر و فقہ و حدیث وغیرہ علوم کے تمام کین۔ اور اوستادون سے اسانید حاصل کئے۔ اون ہی

ایام مین آپ شاہ صاحب حضرت مولانا مولوی محمد فضل رحمان صاحب نقشبندی مراد ابادی کی خدمت
مین پہونچے اور حضرت مولانا صاحب نے نہایت ہی محبت و اخلاص سے اپنا کلاہ مبارک اپنے سر مبارک سے
اتار کر حضرت شاہ صاحب کے سر پر رکھا جو تا حال شاہ صاحب کے پاس موجود ہے۔ اور اپنا پس خوردہ
پانی تبرک کے طور پر دیا اور فرمایا کہ پی لو۔ اور بہت سے وظائف و اوراد کی اجازت دیکر فرمایا کہ جاؤ
خدا کو یاد کرو۔ بعد ازان حضرت قبلہ عالم حضرات صاحب قبلہ حاجات و کعبہ مرادات حضرت باباجی فقیر محمد
صاحب علیہ الرحمۃ تیراہی کے خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور اس طریقہ
انیقہ نقشبندیہ کو از حد ترقی و عروج دیا جسقدر حضرت شاہ صاحب مدظلہ پر حضرات صاحب علیہ
الرحمۃ مہربان تھے میری خیال مین کسی اور پر اسقدر نہ تھے۔ چنانچہ پہلی بار جب آپ چورہ شریف
حضرات صاحب کے خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے نہایت مہربانی سے رخصت کیا اور سٹیشن لنگر
جو دو کوس کے فاصلہ پر ہے وہان تک ساتھ ہی تشریف لائے اور اپنے دستار مبارک اُتار کر حضرت
شاہ صاحب کے سر پر رکھدی اور بہت دیر تک جناب شاہ صاحب کے حق مین دعا خیر فرماتے رہے۔
پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب حضرت شاہ صاحب کو موضع کوٹلی سیدان ضلع سیالکوٹ مین اجازت
طریقت و بیعت عنایت ہوئی تو اُسجگہ اُسوقت میان کریم بخش صاحب مرحوم پھکوالی اور مولوی
غلام نبی صاحب قریشی چکی کے روبرو جناب حضرات قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے جملہ حضرات نقشبندیہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء مبارک سلسلہ وار لیکر فرمایا کہ جسطرح مجھکو ان حضرات رحمۃ اللہ
علیہم سے یہہ سلسلہ نقشبندیہ پہونچا ہے اوسی طرح آپ کو بھی اجازت بخشتا ہون۔ بعد ازان اپنا
سر مبارک برہنہ کر کے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ باباحسن و امین مرحوم امرتسری اور
باباسیف الدین قلعی گر صاحب امرتسری نے عرض کی کہ آپ صاحبزادگان مین سے کسی صاحب کو
امرتسر بھیجین تین مرتبہ یہی سوال کیا گیا۔ آپنے جواب دیا۔ وقت رخصت ہوا تو حضرت قبلہ عالم
علیہ الرحمۃ نے اپنا پیرہن سیاہ اپنے گلے سے اتار کر حضرت شاہ صاحب کے گلے مین ڈالدیا۔ اور فرمایا کہ مبارک
ہو۔ باباحسن و امین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ شاہ صاحب مجھکو اپنے فرزندون سے بڑھکر مین کچھ کم
نہین۔ حسن اتفاق سے چارون صاحبزادگان بھی اوسوقت موجود تھے۔ اور حضرت شاہ صاحب کو
ہمراہ باباحسن و امین کے امرتسر بھیجدیا یعنے اپنے فرزندون کے عوض حضرت شاہ صاحب کو اونکے ہمراہ

کر دیا سبحان اللہ۔ ایسا ہی موقعہ ایکدفعہ مستری غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری کے گہر مین بہی ہوا تھا۔
ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ موضع ٹہلے کے یارون نے یعنے چوہدری پیر محمد صاحب اور فقیر محمد صاحب و
عبداللہ صاحب نے نہایت عجز سے آپ قبلہ عالم کو اپنے گاؤن لیجانے کی درخواست کی تو آپنے فرمایا کہ ایک
ضروری کام کیوجہ سے مین نہین جاسکتا البتہ اگر مجھکو دیکھنا ہو تو میری جگہہ شاہ صاحب کو دیکھ لو۔ یہہ
سب صاحبان تاحال زندہ ہین۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ مسجد مولوی عبدالحکیم صاحب والی سیالکوٹ مین
حافظ کرم الدین صاحب وزیر آبادی باہر سے آگئے تو حافظ مہر دین صاحب نے جو حضرت قبلہ عالم کے خاص
درباری تھے کہا کہ اوٹھکر معانقہ کرو۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہہ تو حافظ صاحب ہین فقیر تو ہر اک
شخص کا جو حضرت قبلہ عالم کا غلام ہے خادم ہے حضرت قبلہ عالم لیٹے ہوئے تھے اوٹھکر دعا فرمائی اور فرمایا کہ خدا تیرا
ثانی نکرے۔ بعد ازان فرمایا کہ شرفا کا یہی خیال ہوتا ہے۔ اسکے بعد حضرت قبلہ عالم کا انتقال ہوگیا۔
جب حضرت جنین شاہ صاحب خلیفہ حضرت ہادی صاحب علیہما الرحمۃ کے وفات کی خبر سنی تو ہاتھ
اٹھاکر دعائی مغفرت کی۔ بعد ازان فرمایا کہ فقیر اب تمہارے حق مین یعنے حضرت شاہ صاحب کی حق مین
برکت و ترقی مدارج کیواسطے دعا کرتا ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ہمیشہ حضرت شاہ صاحب کے حق مین
غایبانہ دعا فرمایا کرتے تہے چنانچہ خدا نے وہ دعائین قبول کین اور شاہ صاحب کا نور تمام دنیا مین پھیلا۔
یہانتک کہ شہر امرتسر و لاہور و قصور و فیروزپور و بیکانیر و سیالکوٹ و جمون و جلالپور جٹان و
سرہند بستی و دہلی و کشمیر و اسلام آباد و بارہ مولہ و پشاور و راولپنڈی و کوہاٹ و کوئٹہ وغیرہ و دیگر
دیہات متفرقہ مین خلق اللہ کو اس قدر فیض و برکت سے سیراب و خوشحال کیا کہ آپ کا نام باعث نزول
برکات ہوگیا۔ اور ہزارہا لوگ چاہِ گمراہی سے نکلکر چشمۂ ہدایت کیطرف آئے اور آتے جاتے ہین۔ اور
کئی لوگ جو شریعت سے منحرف تھے وہ متبع حق بنگئے۔ کئی اشخاص عیسائی ہوگئے تہے۔ وہ بھی مسلمان ہوگئے۔
چنانچہ چند نام عرض کرتا ہون۔ (۱) ایک شخص رحمت علی نام ساکن موضع نیجگرائین باجوہ جنوری ۱۸۹۶ء
مین عیسائی ہوگیا تھا۔ وہ شخص ۴۔ نومبر ۱۸۹۶ء مین آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ (۲) ایک شخص عبداللہ خان
نام عیسائی ہوگیا تھا وہی شخص ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مین آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۳) حافظ مولوی
نبی بخش امرتسری عیسائی ہوگیا تھا وہ بھی آپکے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ (۴) ایک شخص محمد عاشق قصوری
عیسائی ہوگیا تھا۔ وہ بھی آپ کے ہاتھ سے مسلمان ہوا۔ علاوہ ازین کئی لوگ ہندو آپ کی بیعت کرکے نماز

ذکر و فکر و مراقبہ مین مصروف ہین اور دلی طور سے پورے مسلمان اور کفر و شرک سے سخت بیزار ہین - آپکا اکثر مخالفین حق سے مقابلہ ہوتا ہے تو ہمیشہ فتحیاب و کامیاب ہوتے ہین - اتباع شریعت مین بہت ہی مبالغہ فرماتے ہین یہانتک کہ اشیاء ساختہ کفار سے اور تمباکو نوشی اور دیگر اشیاء مکروہ سے بشدت منع فرماتے ہین - اور ادنی ادنی المستحب کو بھی تاکید سے فرماتے ہین - آپکے والد ماجد قبلہ گاہ صاحب وقت کے بزرگ و صاحب ارشاد تھے - آپ ہی اپنی نظیر تھے - سو برس سے زائد اونکی عمر شریف تھی - اونکی زیارت سے خدا یاد آتا تھا - صورت پاک بھی قابل زیارت تھی - اونکی وفات شریف ۲ ماہ صفر ۱۳۲۰ھ مین ہوئی مزار شریف اونکا موضع علی پور سیدان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ - ان کا عرس شریف ہمیشہ وہان پر بہت ہی اہتمام و انتظام سے ہوتا ہی - اور انجناب یعنی حضرت حافظ جماعت علیشاہ صاحب کے اور دو برادر صاحبان بھی ہین - ایک بزرگ جنکا نام نامی سید نجابت علیشاہ صاحب ہین اور اون کی تجارت اسپان ہے - اور ایک برادر خورد جنکا نام سید صادق علیشاہ صاحب ہے وہ زراعت وغیرہ مین مصروف ہین - اور نیز تعویذات وغیرہ مین بھی خوب ماہر ہین - اور حضرت سید نا مرشد نا شاہ صاحب کے تین صاحبزادہ ہین - ایک کا نام حافظ سید مولوی محمد حسین صاحب ہے - جو کہ علوم عربیہ کی تحصیل مین ساعی ہین - اور کتابین قریب الاختتام ہین - دوم فرزند سید حافظ خادم حسین صاحب ہین یہہ بھی بعد از حفظ تحصیل علوم عربیہ کا ارادہ رکھتے ہین - سیوم فرزند جنکا نام سید نور حسین صاحب ہے - یہہ ابھی نابالغ ہین -

نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا شاہ صاحب میری دو بھینسین گم جاتی رہی ہین - اگر وہ دستیاب ہو جاوین تو مین دونو للہ نذر کرونگا - آپ نے فرمایا کہ ایک اللہ دو کیونکہ ایک بھینس جو تمہارے ہی گاؤن مین تیار ہو رہی ہے اسپر اسکی قیمت لگائی جاویگی - اوس نے کہا کہ نہین مین دونو ہی نذر کرونگا - غرض کہ یہی تکرار ہوتا رہا - اسی اثناء مین آپنے دعا فرمائی اور کچھہ چیز پڑھکر دیدی - خدا کی فضل و کرم سے امید ہے وہ دونو بھینسین گم شدہ دستیاب ہو گئین - آپنے اوسکو بلوایا اور وعدہ یاد کرایا - اوسنے بعد از حیلہ و بہانہ کے انکار ہی کر دیا - اور کہنے لگا کہ مین دینے کی طاقت نہین رکھتا - آپنے فرمایا کہ جسکی نذر کی تھی وہ خود ہی لیلے گا - چنانچہ وہ دونو بھینسین بہت ہی جلدی یکے بعد دیگرے مر گئین

نقل ہے - کہ ایک حکیم صاحب بڑے لایق فائق تھے - اونکے پاس ایک شخص گیا کہ ہمارے حضرت شاہ صاحب کے سر مبارک مین کچھہ قدرے درد سا معلوم ہوتا ہے - حکیم صاحب نے ذرا مذاق اونہون نے کہا کہ

بس درد سر ہے یا اور بھی کچھہ۔ یہہ کلام تمسخر آمیز کہکر دوا دیکر کہا کہ یہہ دوا پلا دو آرام ہوجاوے گا۔ ایک شخص غیر نے آنکر حضرت شاہ صاحب کے خدمت مین آکر کہا کہ آج فلان حکیم صاحب نے یہہ کلمہ گستاخی کا آپ کی شان مین کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مرنے جینے کا کیا ہے ہمکو مرنا جینا برابر ہے۔ ہان البتہ مرنا اوسکا برا ہے جسکے بعد کوئی صورت بہتری کی نظر نہین آتی جسوقت یہہ کہا تو رنگ چہرہ مبارک کا سرخ ہوگیا تھا ابھی دو روز ہی گذرے ہونگے کہ وہ حکیم صاحب ایسے عارضہ مین مبتلا ہوئے کہ کل یونانی اور انگریزی معالجون نے زور لگایا مگر وہ خدا کے حکم سے مر ہی گئے۔ عارضہ بھی معمولی حبس بول تھا۔

ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ مرزا غلام محمد قادیانی ہمیشہ بذریعہ اشتہارات اپنا فتحیاب ہونا لکھا کرتا تھا۔ آجتک اوسکو کبھی کسی صوفی کا مقابلہ نہ پڑا تھا۔ اتفاقاً ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سیالکوٹ آیا۔ حضرت شاہ صاحب کے فریق کیطرف سے ہرچند بذریعہ اشتہارات و رجسٹری مرزا کو بلایا پر وہ نہ آیا۔ دم خشک رہگیا۔ اس قدر ذلت و ندامت لیکر واپس گیا کہ یا الٰہی پناہ تمام خلقت بدظن ہوگئی جس قدر مرزا کی بیعت کو تیار تھے وہ سب کے سب حضرت شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوکر سلسلہ بیعت مین داخل ہوئے وہان پر اینٹ پتھر مرزا پر اس قدر برسے کہ الامان۔ دیکھو ضمیمہ البدر ۲۴ اکتوبر۔ الغرض جس قدر مرزا وہان سے ذلیل ہوکر نکلا۔ اوس طرح کسی کو ذلت نصیب نہین ہوئی۔ صدہا کیا ہزارہا لوگ مرزائی عقیدہ سے تائب ہوگئے۔

جس طرح اور کمالات حضرت شاہ صاحب کے ہین اون کے ساتھ یہہ بھی ہے کہ آپکی توجہ زیادہ تر انگریزی خوانون پر غالب ہے۔

علم تصوف کی اشاعت آپ کے نزدیک اہم المقاصد ہے۔ چنانچہ آپ کے سرپرستی سے رسالہ انوار صوفیہ لاہور سے ماہواری جاری ہے۔ جس مین بڑے بڑے انگریزی خوانون کے اور علماء متصوفین کے مضامین عمدہ درج ہوتے ہین۔

سیالکوٹ کے مسلمان تو اس قدر محظوظ ہوئے کہ وہان کی بچہ بچہ سخت نفرت وحقارت سے مرزاجی کو
یاد کرتے ہین - اور حضرت شاہ صاحب کے حق مین دعائین دیتے ہین - بندہ نے ایک کتاب عمدہ
مرزا کی تردید مین لکھا ہے - کوئی شخص چھپوا کر للہ تقسیم کرا دیوے تو غازیون مین قیامت کو اٹھے - آمین -
نقل ہے - کہ ایک دفعہ دو قومین جو تعداد مین بشمار تھین آپسمین سخت لڑی اور خوشی غمی کے کل تعلقات
معاملات قطع ہو گئے - ہرچند گوناگون تجویزین کی گئین کہ اون مین اصلاح ہو مگر نہوئی - آخرش حضرت
شاہ صاحب نے ہر دو فریق کو بلوا کر چند کلمات پند آمیز فرمائے موثر حقیقی کی تاثیر سے فوراً صلح ہو گئی -
نقل ہے - کہ ایک دفعہ ایک شخص اس قدر علیل ہوا کہ اوسکی حیاتی کی امید منقطع ہو گئی تھی - بلکہ حالت
نزع مشہور ہو گئی تھی - آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے تشریف لا کر کچھ پڑھکر دم کیا اور کچھ پانی دم کر کر
پلایا خدا نے اوسی وقت شفا بخشی - آپ کی جن خدام و احباب پر نظر عنایت و شفقت ہے وہ اپنے اپنے
مقامات و حالات مین اچھے ہین - آپ کے چند خدام صاحب ارشاد و مجاز ہین - ایک کا نام مولوی صوفی
محمد حسین تی - آپ قصوری ہین - یہہ بزرگ اپنے کاروبار و ملازمت مین زیادہ مجبور رہین اسلئے
اس کار مقدس کیطرف بہت کم توجہی رکھتے ہین - دوم صوفی غلام محی الدین خان صاحب امرتسری
فی الحال وارد کشمیر ہین - یہہ صاحب کچھہ قدر سے اس کار مقدس کی ترویج مین مشغول ہین - سوم جناب حافظ
ظفر علی صاحب پسروری ہین - جو کہ حتی الامکان خدمت خلق و یاد حق مین بہت مشہور و معروف ہین
خدا اونکو زیادہ ترقی دے - آمین - چہارم خواجہ احمد شاہ صاحب قریشی امرتسری ہین - یہہ حضرت
ایسے خوش نصیب ہین کہ حضرت شاہ صاحب ابتدا سے تاحال ہمیشہ ان ہی کے مکان پر تشریف رکھتے ہین
اور خواجہ صاحب بھی بخلوص دل و نیت صادق سے نہایت ہی خدمت و تواضع مین ساعی رہتے ہین - مگر
افسوس کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا ہے اوس سے دل چراتے ہین - اسکی حکمت خدا جانے - پنجم مولوی سید
محمد شفیع صاحب بھرتہوی - یہہ صاحب اخلاق و اہل درد تھے افسوس کہ یہہ انتقال فرما گئے - اللہم
اغفرہ وارحمہ ◆

(۳۷) بخشدے ماں باپ میرے اور محب اقربا ◆ جملہ شہدائے حسنین و کربلا کیواسطے

فائدہ - ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ اپنے والدین شریفین کی اتباع و محبت و شکرگذاری مین دم

معروف ہے۔ کیونکہ ماں باپ کی نافرمان وعاق کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ اسی واسطے قرآن احادیث مین کئی مقامات پر بعد از خدا کے والدین کو مقدم رکھا گیا ہے۔ اَلَّا تَعْبُدُوا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ یعنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اونکی شکر گذاری کرو۔ اور یوں کہو کہ اے رب ہماری بخش ہمکو اور ہمارے والدین کو اور ہمارے سے پہلے ایمانداروں کو۔ ہمارے حضرات اہل کشمیر کے مسلمانوں مین جو فاتحہ خوانی کی رسم ہے انہی آیات کا نتیجہ ہے۔ یعنے جو حکم ہمکو کیا گیا ہے اوس سے یہہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ بعض کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوا ور والدین اوس پر غصہ کر کے مر گئے ہوں تو اگر اون کو بعد مرنے کے راضی و خوشنود کرنا چاہتا ہے تو ہر روز دو نفل بہ نیت رضاءً اللوالدین۔ پڑھے اور ہر رکعت مین بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار پڑھکر سو سو بار یہہ آیتہ کریمہ اون مین ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین۔ پڑھکر اسکا ثواب بروح والدین واقربا کے بخشدیا کرے۔ خدا اونکو اوس فاتحہ خوان کے سبب راضی کر دیگا اور قیامت مین والدین کو فرمان بردار ثابت ہوگا۔ یہہ عمل ہر دم ہی جائز تو ہے مگر رات کو بہر حال بہتر ہے۔ دوست واقربا کو دعا و فاتحہ خوانی مین شامل کر لینا ایک تو علامت ایمان ہے دوسرا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ تیرے سب لوگوں سے بہتر ہونے کی دلیل ہے۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ۔ الحدیث +

(۴۸) عاجز مسکین کو یا رب وے جزائے خیر یوں + خیر دنیا خیر دین خیر الورا کے واسطے

فائدہ۔ الحمد للہ کہ ابتدا بھی آپ ہی کے نام سے ہوا اور اختتام بھی آپ ہی یعنے حضرت سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ہوا۔ اس عاجز مؤلف شجرہ طیبہ ہذا کا نام والدین مرحومین نے خیر شاہ وخیر الدین رکھا تھا۔ اور مینے اسکے علاوہ اپنے تالیفات ومکتوبات مین محبوب احمد رکھا اور وجہ اس نام کی یہہ ہوئی کہ اکثر اشخاص سادہ خیال بوجہ لفظ شاہ کے اس مؤلف کو سادات سے سمجھنے لگے اور بعض خطوط بھی آتے رہے کہ جناب سید خیر شاہ

لکھا ہوا تھا لہذا چونکہ یہہ غلطی نہی اور اگر مین خاموش رہتا تو گنہگار پورا ہوتا لہذا یہہ نام بھی عجوبہ رکھا۔
بندہ کی جائے سکونت وولادت بلدہ آمرتسر ہے۔آباء واجداد اصل مین متوطن کشمیر کے تھے پھر بوجہ
تجارت کاروبار امرتسر آنکر مقیم ہوئے۔اور یہین پر تمام عمر بسر کرکے راہی ملک بقا ہوئے۔بندہ نے
اول قران مجید وبعض کتب فارسیہ اپنے والد مرحوم سے پڑہین۔بعدازان کچھہ ترجمہ فرقان حمید اور
کتب صرف ونحو وفقہ جناب مولانا بالفضل اولنا حضرت مفتی شہید مولوی غلام رسول صاحب
قاسمی حنفی نقشبندی کشمیری علیہ الرحمۃ سے پڑہین۔اور دیگر بعض کتب مختلف بزرگون سے پڑہین
بندہ اسی اشتیاق مین تھا کہ والدین مرحومین اس دار فانی سے انتقال فرماکر دار البقا کیطرف منتقل ہوئے۔
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ط
چونکہ اس قسم کے صدمات متواتر وقوع مین آئے تو طبیعت کو ایک عجیب اضطراب وقلق پیدا ہوا۔
اور ہمیشہ دل پر غم والم کے آثار نمودار ہوتے تھے۔بیچینی کی حالت اکثر رہتی تھی۔ان ہی ایام مین
جناب فیضمآب حضرت قبلہ وکعبہ حافظ حاجی صوفی سید مولوی جماعت علیشاہ صاحب علی پوری
حنفی نقشبندی مجددی نوری مدظلہ امرتسر تشریف لائے۔لوگ یوماً فیوماً مستفیض ومرید ہوتے
گئے۔بندہ حسب دستور خاندان آبائی ماہ رجب ستائیوین شب معراج ۱۳۰۹ھ مین بخدمت اقدس
حضرت شاہ صاحب حاضر ہوکر سلسلہ مقدسہ نقشبندیہ تیراہیہ رضوان اللہ علیہم مین داخل ہوا۔الحمد للہ
کہ اس احقر کو آپنے قبول فرمایا۔ع بدین کالائی پر عیبم بدیدی وخریداری ؛ کئی برس تک تو حضرت شاہ
صاحب کی قدم بوسی وہمرکابی مین دیہات وجنگلات ضلع سیالکوٹ وگجرات۔جلالپور قصور و
لائلپور وغیرہ کی سیر سیاحت کی بعدازان دل مین خیال پیدا ہوا کہ انسان اگرچہ گناہون کا پتلہ اور برائیونکا
مجموعہ ہے۔مگر ہمدردی وخیرخواہی خلق اللہ بھی اسی کا حصہ ہے۔اور انسان سے اگر اور کوئی عمل عمدہ ہوسکے
تو ہمدردی بنی نوع کی بھی خاصہ عمل ہے۔پس بدین خیال باوجود اپنی کم علمی کے تصنیف وتالیف کو احسن
الاعمال خیال کرکے تحریر وتقریر مین دست اندازی کی حالانکہ یہہ کام میری لیاقت وطاقت سے بہت بڑہکر
تھا مگر بامداد پیران طریقت کتب مفصلہ ذیل وقتاً فوقتاً طبع کراکر خالصاً للہ تقسیم کرائے گئین اور کچھہ
تصنیفات تیار بھی ہین اگر کوئی محب اسلام ہو تو تیار شدہ کو طبع کراکر تقسیم کرادے تو زہے خوش قسمتی۔
(۱) رسالہ فتح اسلام موضع دھرک ۱۳۱۴ھ ماہ رمضان مین ایک مناظرہ ڈاکٹر ہنری ودیگر پادریون

کے ساتھ ہوا تھا جسمین اہل اسلام کو غلبہ و فتح حاصل ہوئی اور عیسائیون کو سخت شکست ہوئی۔ یہ رسالہ وقف

فی اللہ تقسیم ہوا تھا۔

رسالہ الفرقان بین الحق والبطلان ۱۳۱۷ھ مین غیر مقلدین نے دربارہ مولود شریف جو تنازع اوٹھایا تھا تو

اونکے اعتراضات کا جواب کامل ہے اور مولود شریف کا جواز ادلۂ شرعیہ سے ثابت کیا گیا ہے جسکا جواب تاحال کسی

غیر مقلد سے نہو سکا۔

رسالہ ضرب شدید بر جگر منکر تقلید۔ اس رسالہ مین ثبوت تقلید کے دلائل عقلی و نقلی ایسے طریق سے مندرج ہین کہ ہندو

پنجاب کے غیر مقلدین اسکی جواب سے عاجز ہوگئے۔ اسمین ایک تو وہ مناظرہ ہے جو سنہ ۱۳۲۰ھ ماہ جمادی الاول مین موضع دیر

تحصیل رعیہ مین غیر مقلدین کے ساتھ ہوا تھا اور سرگروہ غیر مقلدین کا فرار ہوجانا اور اہل سنت مقلدین کا فتحیاب

ہونا اور تمام تحصیل رعیہ کے لوگون کا غیر مقلدین سے متنفر ہوجانا وغیرہ بخوبی مندرج ہے۔ دوسرا مولوی ثناء اللہ صاحب

امرتسری غیر مقلد کے رسالہ اہلحدیث کے مذہب کا جواب کامل ہے۔ یہ رسالہ بھی مفت دیا گیا تھا۔

رسالہ سیف رحمانی بر دشمن شاہ جیلانی۔ اس رسالہ مین وظیفہ شیئاً للہ پڑھنے کا جواز اور مخالفین کے اعتراضات کا

مختصر جواب ہے۔ یہ رسالہ بھی مفت تقسیم ہوگیا تھا۔

رسالہ ہدیۂ خیریہ در بیان انوار احمدیہ۔ اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور الٰہی سے پیدا ہونا باقی مخلوق کا نور محمدیہ سے

پیدا ہونا ادلۂ سمعیہ و براہین قطعیہ سے ثابت کیا گیا ہے کوئی جگہ اعتراض کی باقی نہین رہی۔ یہ رسالہ بھی وقف کیا گیا ہے۔

رسالہ احسن الکلام فی حیات مسیح علیہ السلام۔ اگرچہ اس سے پہلے صدہا رسائل حیات مسیح کے متعلق چھپ چکے ہین

مگر یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اسکی طرز تحریر و صورت بیانیہ ہی عجیب ہے۔ اسمین حیات مسیح علیہ السلام کو دلائل عقلی نقلی

اور مرزا جی کے اعتراضات کا جواب اور دیگر سوالات کے جوابات اور خضر علیہ السلام کی حیاتی کا ثبوت کتب معتبرہ

اہل سنت سے اور علماء حرمین شریفین کا فتوی تکفیر مرزا کے حق مین اور عقائد مرزائیہ کا بیان اور اونکے جھوٹ کی

تفصیل اور مہدی علیہ السلام کا خروج اور دجال کے ظہور کی کیفیت اور نزول مسیح وغیرہ کی تحقیق نہایت کافی

طور پر درج کیگئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب ایسی ہے کہ اسکے بعد کسی اور کتاب کی دیکھنے کی ضرورت نہین۔ اگر ایک

طالبعلم بھی یاد کرلے تو کل مرزائیون پر غالب ہوگا۔ یہ کتاب تاحال طبع کی محتاج ہے اگر کوئی باہمت باغیرت

مسلمان چھپوا کر للہ تقسیم کردے اوسکے زہے نصیب۔

رسالہ رجم الشیاطین بحکم احکم الحاکمین۔ یہ پادریون کے اعتراضات کا جواب ہے۔ اسمین تحقیقی و الزامی جوابات

ہین اور کثرت ازدواجی وجہاد اسلامی وتعلیم مسیحی وتثلیث وکفارہ وغیرہ کی مفصل بحث ہے عیسائیون کو ہرایک مسئلہ مین عمدہ زک دیگئی ہے۔ یہ بھی تاحال طبع نہین ہوا۔ اگر کوئی ہمدرد اسلام وحامئ دین چھپوا کر وقف کردے تو قیامت کو درجات پاوے۔ +

رسالہ لکچر پردہ۔ اسمین مخالفین اسلام کے اعتراضات جو مسلمانون پر پردہ مروجہ پر کئے جاتے ہین عمدہ جوابات ہین اور نیز علماء کرام مثل مولانا مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی اور مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ کے فتاوی ہین بلکہ بعض دیوثون بے غیرتون کو غیرت جرأت دلانے کی غرض سے چند مدبر عاقبت اندیش ہندؤن کے تقریرین بھی مندرج ہین۔ یہ رسالہ اہل اسلام کو نہایت ہی مفید ہے مگر افسوس کہ تاحال مسودہ تیار ہے کوئی صورت چھپانے کی نہین اگر کوئی چھپادے تو بہت ہی بہتر ہے۔ +

رسالہ صمصام صمدیہ علے اعداء نقشبندیہ۔ اسمین چند مسائل کی تحقیق ہے جو کہ اہل ایمان کو واسطے از حد مفید ہے۔ ناظرین پڑھکر لطف اٹھاوینگے۔ ابھی زیر طبع ہے۔

رسالہ گلزار علی پور۔ اس رسالہ مین ہمارے خاندان نقشبندیہ تیراہیہ کی بزرگون کے حالات ہین یہ ابتدا مین تو عبد الحکیم تاجر کتب لال بازار نے از خود چھپکر بقیمت ۴ فروخت کیا تھا۔ اب دوبارہ ضرورت پڑی تو اسمین پہلے سے دو حصہ زیادہ اور مضامین بہت ہوئی ہین۔ اسکا نام فیضان علی پور رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم و رحیم اپنی فضل وکرم سے بطفیل حضرات اہل اللہ اسکو قبول فرماوی اور سامعین وحافظین وناظرین کو مشفع ومتمتع کرے۔ آمین! آمین!! آمین!!! پاک پروردگار ارحم الراحمین اکرم الاکرمین سے التجا ہے کہ سب مسلمانون کا خاتمہ ساتھ ایمان کامل کے کرے۔ اور سب مسلمانون کو اپنے حبیب پاک اور اولیاء صلحاء کی محبت عطا فرماوے آمین۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واحبائہ اجمعین الی یوم الدین بعدد کل شیء معلوم لک +

تمام شد در ماہ محرم سنہ ۱۳۲۳ھ

مؤلفہ خادم خادمان حضرت شاہ صاحب علی پوری مدظلہ یعنے فقیر محبوب احمد المعروف عاجز خضر شاہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ بحق حبیبہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام +